



# بلوچستان صوبائی اسمبلی

## مُباحثات

چہارشنبہ - ۲۶ جون ۱۹۷۲ء

صفحہ	مُسٹر درجات	نمبر شمارہ
۱	تلاؤت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	سالانہ بجٹ پر عام بحث	۲
۳۶	صوبائی مخصوصی سرمائے سے کئے جانے والے اخراجات پر بحث۔	۳

## میران جنہوں نے جلاس میں شرکت کی

- ۱۔ جامِ میر غلام قادر خان
  - ۲۔ شریعت شاہزادہ رئیساً فنا
  - ۳۔ میر یوسف علی خان مگس
  - ۴۔ میان سیف اللہ خان پراچہ
  - ۵۔ مولوی صالح محمد
  - ۶۔ مولوی محمد حسن شاہ
  - ۷۔ میر صابر علی بلوڑی
  - ۸۔ خان محمود خان اچکزی
  - ۹۔ نوابزادہ تیمور شاہ جو گنڈی
  - ۱۰۔ میر شاہنواز خان شاہدیانی
  - ۱۱۔ شریعت اوزجان کھیران
-

# پلوچستان صوبائی ائمبلی کا بجٹ اجلس

بروز چہارشنبہ ۲۶ جون ۱۹۷۹ء صبح ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر

## نیز صدارت نیز قادرخش ملوچ رپری اسپیکر

شروع ہوا

### تلاؤت کلام پاک و ترجمہ

از قاری سید انتصار احمد کاظمی خطیب

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ تُؤْتُونَ قُرْآنَنِ اللّٰهِ شُهَدًا أَنَّهُ مِنْ كِتَابِنِ اللّٰهِ فَلَا يَجِدُونَكُمْ شَهَادَةً عَلَىٰكُمْ إِلَّا لَوْفَتْهُمُ الْقُرْبَىٰ وَلَا تَقُولُوا إِنَّمَا تَعْلَمُونَ مَا تَعْمَلُونَ وَعَدَ اللّٰهُ الدَّوْلَةُ مَا مَوْلَانَا مُحَمَّدُ مُلَوَّنَا الْقَلِيلُونَ لَا كُنُمْ مَغْفِرَةً لِّرَجُلٍ عَظِيمٍ وَالَّذِينَ كَفَرُوا دُنْدُنْ بُنْدُنْ بُنْدُنْ أَلِدُهُ أَنْجَبَ الْجَنَّمُونَ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ (س: ۵: آیات ۲۸-۳۰)

یہ آیت کریمہ جو تلاوت کی گئیں، جیسے پاکہ کے جیسے دکے کی ہیں، ارشادِ ربانی ہے

ترجمہ میں پناہ میں آتا ہوں اور کی، شیطان مرد کے شر سے، شر کا شکن کہ نام سے جو بڑا ہر بدن ہنرات رحم کرنے والا ہے۔

ایمان والوں اور ائمبلی پر بندی کریں گے اور عدل کے ساتھ شہادت دیجئے ڈالیں ہو اور کسی جماعت کی دشمنی یہ اسے

اس سے ہدایت کر دے کہ تم اس کے ساتھ لا افساد ہو گہر کرد افساد کرتے رہو، کوہ تقدیمی ہے۔ بہت قریب ہے۔ اور مادر سے

ڈالنے رہے، بیشک ائمہ کو اسکی پوری جز بے کام کیتے رہتے ہو جو لوگ ایمان لائے تو وہ سا ہے ۲۷ کرنے رہے اور ایسا

الخند و خود کو کوئی مخفیت اور برداشت نہیں اور بن لوگوں سے کفر کیا اور جماری شناسوں کو جعلیاً سوایے تو اسے

وہ زخم رایہ ہیں۔

## سالانہ بجٹ پر حاصل بحث

### قائدِ ایوان (بھائی میر غلام قادر خان) جناب دلا! آج میں اپنے اس موضوع کی طرف

جگہ رہنے والے صوراً چھوڑا تھا۔ میرزا ایوان کی تجویز بندول کو ناتا جا تھا ہوں۔ میں آج اس ایوان کو بتلانا چاہتا ہوں کہ ان سرداروں کو جو آج پڑھتے ان میں لاہاؤں نے آئینہ آرڈر کا مشد پیدا کر رہے ہیں کسی طریقے سے مدد ملی اور کس طرح میں ان کو قریب ہر دن بننے کا انداز ملا۔ جناب دالایہ دہ لوگ تھے جو پہلے کمپنی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔ نہ تو یہ لیڈر تھے اور نہ ہی محبوب لیڈر تھے۔ ہوا کیا۔ جب ایوبی درد میں کسی مصلحت کے نت۔ حالانکہ ان کو گرفتار ہونا بھی نہیں چاہیے تھا ان کو نظر بتر کر دیا گیا اور ان کے چند اندر جو پہاڑوں میں چلے گئے بعد میں جب حکومت کی نظر ان پر پڑی توہینیں جیلوں سے نکال دیا گیا آج میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کس طرح سے ان افراد کو پریس کے ذریعے مدد ملی انہیں تقدیت کس طرح ملی؟ تقدیت اس طرح ملی کہ عام لوگوں کا یہ تاثر تھا اور لوگوں نے یہ عسوں کیا کہ اب ہیں ان ہی کو طرف نوٹ کر جانا ہے کیون کہ ایک ایکیں کو بلایا جاتا تھا۔ ایکیں اپریشن اور ایکیں پل ڈیلویٹ کو بلایا جاتا تھا۔ تمام اس قسم کے اداروں کے لوگوں کو بلایا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ ہمیں ہر سردار کو دسی ہزار روپے پر صدیت اور کسی بھی مدد سے فراہم کرنا ہوں گے اور ساتھ ہی ساتھ جناب دلا نہ صرف یہ امر اور بلکہ اتنی بڑی تعداد میں ایک دنہیں نے ایکیں کے ساتھ بات کی مجھے یاد ہے کہ اس نے مجھے جواب دیا کہ جناب یہ لوگ تصریح بندوق اور اسیں گن چاہتے ہیں۔ اور اگر یہ ہم سے نہ ہبھی طلب کریں گے تو ہم دینے کے لیے تیار ہیں۔ اس کا تجھے کیا نکلا؟ دہ انزادیوں نے اس پاکستان کے لیے اپنے خون دیا اور پاکستان کے لیے اپنے سب کچھ کیا۔ ان افراد کو نظر انداز کر دیا گیا اور ایسے احباب کو نہ کہا جایا کیا ان کو تقدیت نہ پہنچائی گئی ان کو مالی امداد نہ دی گئی ان کو اسلام نہ فراہم کیا گیا اسے کی بات تجویز ہے جناب کو جن لوگوں نے حکومت کے ساتھ تعاون کیا حکومت کی مدد کی ان کو ان چند افراد نے اپنے راستے سے ٹھیک ایک ادمی کو شہید کیا گی۔ جو نظام اس وقت حکومت نے ان علاقوں میں قائم کیا تھا۔ تمام کام درہم برہم پوچھا اور ان تمام لوگوں کو محبد کر جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ آپ کسی کو کسی کی مدد پر ڈال دیوں دہ لوگ ان کے حوالے کر دیتے گئے ان افراد کو جن چن کر مالا گی۔ میرے پاس بہت

لبی تفصیل ہے اور میں یہاں پر بتلانا ہمیں چاہتا ہوں اس ایوان کو مسلم ہے اور یہ مرے دست رئیان صاحب کو مسلم ہے کہ ایک ایک آدمی کو مارا گیا جب لوگ مارے جاتے تھے قتل ہونے تھے تو اپ فرمائے تھے کہ جناب ہم نے تو اپ کے ساتھ تعداد کیا تھا ہم نے آپ کا دام بھرا تھا۔ ہم نے تو پاکستان کا دام بھرا تھا آج ہمیں قتل گیا جا رہے ہیں بھی تحفظ درد۔ جواب کیا ملتا تھا؟ اکایک قتل کیا ہے حدس قتل کر دیجے تو کہ دُڑ دن بھر

سلیمان

## (شمر شرم کی آذانیں)

اب جناب والا! میان اخبارات کی طرف بھی آتا ہوں میں جناب دلی کا بیان بھی پڑھا ہے کہ دہلو چستان میں ۱۹۷۰ء کے انتخابات کو مجمع انتخابات سمجھتے ہیں۔ آج میں اس ایوان کے سامنے ۱۹۷۱ء کی ایکشن کی چند جملے لکھ لیں یہ شد کہ نہایتا ہوں میں بلوچستان اور جنوبی پاکستان کے ان افراد کو تباہ کیا ہوتا ہے میں کہ جنیں کچھ علم نہیں ہے کہ انتخابات کس طرح ہوتے ہیں جناب دلایا!۔ مرحوم ریاض حسین گورنر کا درود تھا۔ اس انتخابات ہو رہے تھے مارشل لاڈ کا وقت تھا اور یہ منک میں اسلئے جاری کیا گیا اور کہا گیا کہ ہم اسلئے آئے ہیں کہ پاکستان کا تحفظ کریں پاکستان کی تعاقب اور سرحدوں کی حفاظت کریں ہم پاکستان میں ان افراد کا علاج کرنے کئے ہیں جو اس منک کو تڑپنا چاہتے ہیں۔ جناب والا! اس ایکشن کا پس منظر کیا تھا لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایکشن فوجی انبداری سمجھتے ہیں جناب دلایا میں ملاقوں کا ذکر کرتا ہوں لیکن جہاں ڈیڑھ لاکھ کے قریب دو سو ٹپے آپ میں کہ آپ ایسی تو جا کر دیکھئے چو صرف سترا دس سی ہزار آدمیوں پر مشتمل ہے لوگوں نے اس کے خلاف تاریخی دس مارشل لاڈ اور کوتاری ہی کہ جناب یہ کوئی ایغرا نہیں ایکشن جلکی چھوٹے سے جھلک میں آپ کی دس احتیاط سے اس ایوان میں پہنچ کر ناچاہتا ہوں باقی علاقوں میں ایکشن ہوتے سید میں ایکشن ہوتے جناب دلایا میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ سردار عطا اللہ سب سے زیادہ یہ مرے قریب عزیز ہیں اس کا خون یہ مرے خون سے ملا سوئے ہے۔ بعض لوگ اپنی محبت کی باتیں کرتے ہیں رشتون کی باتیں کرتے ہیں لیکن میں اس ایوان میں صحیح حالات کا اطمینان کرنا اپنا مقدمہ سے فریضہ سمجھتا ہوں۔ میں لے لائیں گے پاکستان کے عوام کو صحیح حالات نہ بتائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک غماری ہو گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ بڑے یہ باہمی ایکشن ہوتے ہیں آج اپنے آنکھوں دیکھئے حالات بتانا چاہتا ہوں میں تو صبید کے عوام کی ہمراہیوں اور اعتماد کا زندگی کے کسی بھی موڑ پر شکر یہ اداگرے سے قامر

ہوں۔ یہ الگی محبت تھی ان کی علیقیدتہ تھی کہ انہوں نے تمہارے بادشاہی کیا تھا اس لذتیں کا معقلہ کیا تھا  
جناب دلائل انتظامیہ کیا تھی لوگ کہتے ہیں کہ دہان پر مداخلت نہیں کی گئی تھی اس کا بعد مسلطہ کہتے ہوں کہ تم  
انتظامیہ مکمل طور پر نیپ کے ساتھ تھی میکن ایک عالم کا سیلا ب تھا۔ جناب والا آپ سو علم ہوتا کہ یہ تھے ایک  
عالم اس سے پہلے نیپ کے ساتھ تھی کام کیا ہیں یہ صرف اسلیے سمجھتا تھا کہ مخفی ہے کہ اسٹریٹ فی اگر  
یعنی داہ پر ڈائے مخفی ہے کہ وہ پاکستان کی سلامتی کیلئے ہمارے ساتھ مل کر کام کریں ہم سمجھتے تھے کہ  
وہ ملک کے ٹکڑے کرنے کے لیے اس قسم کے کام ہتھی کریں گے لیکن جناب والہ ۵۰ ہوا کیا جب میں نے سید  
کے عالم سے پوچھا یہ سید کے عالم جاتے ہیں یہ دنیا جانتی ہے کہ میں نے یہ مسئلہ ان کے ساتھ رکھا۔ لوگوں  
نے کہا کہ ہم آپ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو لوگ ہمارے پیوں کو مارتے ہیں جو لوگ ہمارے خون  
باہت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سید کا یہ ایک کوئی پتھر ہے ایک پتھر جو ہونے کے وہیں ہے  
ہیں دہ بھی گواہی دیتے ہیں کہون کے خالک کون ہیں کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے پیوں کو قتل کیا  
ہمہوں نے ہماری بے عزیزی کی ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا آپ ان کے تھوہجا چاہتھیں یا ہمارے ساتھ  
جانا چاہتے ہیں یہ ہمارے عالم کا مطالیہ تھا لہذا میں نیپ سے اگد ہو گیا یہ میں نے اپنے عالم کو نہیں جھوٹا  
اس کے بعد لوگ میں نے سیم لیک یخدمت گرد پ سے ٹکٹ مانگا تو ہیں میکن انہوں نے خود بخوبی مجھنگٹے میں دیا  
اسکی بھی ایک معلوم تھی میں اسرقت اس لاملا کار کرنا اخیر چاہتا ہیں سید کھرام کے ہاتھوں کا شکر  
ہوں یہ ایک عالم کا سیلا ب تھا جنہوں نے مجھے کامیاب کرنا ہو رہا تھا جناب والا کیا اسہ اعتماد ہزار دلائے  
افراد ہاں موجود تھے اسٹار پسند ہاں موجود تھے کراچی سے اور باقی جگہوں کا ان تعداد میں منتظر ہیں تھے  
جسے تھے جناب ایک حصہ۔ تھا جو ہمارے سارے دگر بڑا بڑا اگر اکٹا در ہماری انتظامیہ نے بھی بڑا گروپ  
کی بڑی جرود مہر کی کوئی طرح یہ انتشار پسند سید سے بھی کامیاب ہو جائیں میکن دو لوگ جنہوں نے  
پاکستان کے نئے قریبیاں دی تھیں انہوں نے مجھے کامیاب کرایا ہمارے مستویات تک منے سید کے  
اندر مجھے دوڑ دیتے۔ اگرچہ ہمارے سامنے رہنا چاہیں گھوڑی کمودٹ ڈالا کر رکھتے ہیں میکن جب  
قویتیں کا تقاضا کیا اور اسی ملک کی سلامتی کا تقاضا کیا تو اس دست سید کی مستویات بھی سید ان بیان  
نکل آئیں۔  
کوئی تھا اسکہنا چاہتا ہوا ہوں کہ جناب حضرت بخشش بخوبی جو لوگ کہتے ہیں کہ بہت بڑا بیویوں سے ہے وہ بیٹا بڑا

محبوب بیٹر ہے اپنے فیزادہ بڑوں کی تعداد دیکھو دیں سمجھتا ہوں کہ اسی محبوب بیٹر کو بہت تقدیر کی تعداد میں دوست ملتے ہیں اگر ہمیں معلوم ہوتا تو یہ آج بھی دل سے کہتا ہوں کہ اپنے کے اسی بزرخوں کو ہم اسی سبیلہ سے ہر دنیتے ہیں۔

اب جناب والائیں ایک دسری چیز کی طرف آپ کی قیصری میڈل کرنا چاہتا ہوں وہ امن امن  
کام والے ہر میز رکن فاسد کے متعلق بہت کچھ کہا ہے۔ میں آج ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسی کو  
تو یہ دالے کون ہے اور یہ انتشار کون لوگ پسپھیلا رہے ہیں یہ سبود پر حملہ اور انتشار مذکور کیا ہم  
ہی کو پوچھ رہے اور دھمکانے کی باتیں ہیں۔ جناب دلائل کی قسم ایسا ہنسا ہے بلکہ یہ پاکستان کو ڈرانے اور  
دھمکانے کی باتیں ہیں کہ ہم بندوق کی نالی سے بلوچستان کو پاکستان سے الگ کر دانا چاہتے ہیں میں آج  
پاکستان کے عوام اور بلوچستان کے عوام سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ بندوق کی نالی سے بلوچستان کو  
پاکستان سے الگ کر دانا چاہتے ہیں۔ بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے یاد رہیں پاکستان کے عوام سے  
پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج ہم بندوق کی نالی سے الگ ہونے کا میصل کیوں تو کیا کل کو پشتمین یہ ہنسی ہیں  
گے کہ ہم بھی الگ ہو زادا ہتھی ہیں اب جناب والائیں ہملا کو سلطہ شہر برداہی پر اس شہر ہے اور بڑا ہی  
خونپسخت اور پیارا شہر ہے ایک بڑا ہی خوبصورت ہے گھوارا چہ آپ مردانہ دیکھتے ہیں کہ خلاں بعد  
پنجم پھٹا خلاں بعد پنجم پھٹا تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں یہ کون کہ اس ہا ہے یہ کون ہیں جو بلوچستان کے  
حالت منتشر کرنا چاہتے ہیں آج یہ میں بلوچستان کے میز شہر ہوں سے عرض کروں گا بلکہ پورے پاکستان  
کے عوام سے عرض کرتا ہوں کہ پاکستان بڑی قربانیوں سے اور بڑی مختروں سے بنائے لاکھوں افراد کی قربانیوں  
سے بنائے ہیں ان افراد سے گزارش کرتا ہوں جو اس پاکستان کی خاطر قربانی دیکھائے ہیں وہ اسراحت  
یہ سچ کہ ہنسی ائمہ لئے کہ ہیں پاکستان میں سیکھی میں گایکہ دہ پاکستان کی خاطر اپنے بیویوں اور بخوبی کو اور دالوں  
کو دہاں چھوڑ کر آئئے لئے ہیں اپنی سے گزارش کرتا ہوں کہ کوئی شہر یہاں پرے سائنس تعداد کو دہ  
اور تعداد کرنے بھی ہیں اسکے برعکس شرپنڈ آپکے بغیر خواہ ہنسی یہ آپ کو کردار کہنا چاہتے ہیں بلکہ یہ پاکستان کو  
کوادر کرنا چاہتے ہیں۔

ذی الرعایم (یوسف علی خان مگسی ہنری والائیں ہما صاحب سے گزارش کو مکالہ دھانکنا ہے) میں وہ توں فراد ہیں جو ایسا کہے ہیں۔

قائد ایوان جناب اللہ اور دو افراد میں جو اپنے آپ کو محظوظ نہیں کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کا مستقل ہمارے ہونے والیں ہو سکتا ہے اشارہ ان کو گوں کی طرف ہے۔ میں بلوچستان کے ہر عزیز شہری سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر آپ کو پاکستان سے محبت ہے تو اسکے باقی ٹکڑے نہ ہوئے دیں۔

آپ کے نزدیک قائم کی کیا سزا ہے کیا قائم کو لشود نہیں ہے اور قائم لوگ میش عشرت کرتے رہیں میں سمجھتا ہوں ہمیں قائم لوگ عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہا سکیں گے۔ کہتے ہیں کہ بلوچستان میں امن و امان نہیں ہے۔ میں آج امن و امان کی جعلیاں اس عزیز ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں نیپ کی حکومت کو خواست کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ کوئی قانونی حکما اور کہتے ہیں کہ جمیوریت میں ایسا ہیں ہو جا ہیں تھا۔ میں ان جمیوریت دالوں سے کہتا ہوں کہ وہ ہر مو قمر پر ہر دن من مان کرتے رہے کیا ان کو اس من مان کرنے کا حق حاصل تھا۔ اور اب دو اس سلک کو بھی توڑیں اس سلک کے خلاف بھی تطہیس از شبی کریں۔ قتل عام بھی کریں اور پھر یہ بھی کہیں کہ یہ یقین جمیوری عمل ہے یہ جمیوری نہیں ہے میں جناب سعید صاحب کو سیار کیا دیجیں کہتا ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کے عوام کو قلم تشدید سے چھڑایا (تایا) امن امان کی حالت کیا تھی بھی صاحب آئے انکے استقبال کے لیے لاکھوں لوگ گئے اگر نیپ والوں سے محبت ہر قدر ہاں اتنی زیادہ تعداد نہ ہوتی لیکن جناب سعید افسوس ہوتا ہے ہم نے اس للہ تشدید کے خلاف جنگ لڑائی سبھارے سانحنا کی ہی اصرار تھا کہ پاکستان کے ہر فرد کو حیثیت کا حق ہے ہم کو دو سبھی ہمیں کسی تو جیسے کا حق ہے۔ اور انتظامیہ کے افسران اس قدر ڈر رہے ہوئے تھے اس قدر خوفزدہ تھے لیکن اس کے بر عکس ہمیں جمیوریت سے ادیا ج افسران میں جو اس تبدیلی پر ہو گئے کہ یہ چیز تاذکہ کے مطابق نہیں ہے۔ جمیوریت کی یہ ایک بڑی مثال ہے یہ حالات اپنے سامنے ہیں ردم ایک دن میں نہیں پیدا کرتا اسکے بر عکس نیپ نے انتظامیہ مشیزی کی اس قدر دھیان ادا کر رکھ دی تھیں کہ اسے اب پھر پیدا نہ کرے یہی دقت درکار ہے۔ کوئی اس قدر منتشر ہو گیا تھا اور میں آج یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ ان کو آج جا گناہ پیے یہ حکومت تا جملی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر آج بھی انتظامیہ نے اپنار دیے تبدیل کیا تو وہ اپنے آپ کو نارغ سمجھیں کیوں کہ ہم اس امر کا اعادہ نہیں کر سکتے وہ یقین کسی امیراز کے ہر شہری کا تحفظ کرے اور اگر انتظامیہ تحفظ نہیں کر سکتی تو اسی بھی اتنے بڑے عہد دن پر رہنے کا حق حاصل ہیں اور عیب پیپلز پارٹی برسرا تبدیلی کا آدھا حصہ ختم ہو چکا تھا مادر کٹی لاکھوں کے فریب ذمی تبدیل میں تھے اور یہ پاکستان کی ہیں الاقوامی مسائل میں اتحاد کیا۔ اور اپوزیشن نے کیا کچھ نہیں کیا

دشمنِ شرم کی آدائیں (س)

(آپس کی باتیں)

جناب داڑا! میں آج یہ اپنے لفڑی نے سمجھتا ہوں کہ اپنی طلباء برادری سے بھی کچھ عرض کر دن گا سہارے طلباء  
رسی طلباء ہیں جنہوں نے اس پاکستان کی تحریک میں حصہ لیا - - - - -

ادریہ پر رہ نوجوان میں جنہوں نے قائد اعظم کے دش بددش کام کیا میں ان کو مسلم پیش کرتا ہوں ان ہی کی بد دلت تحریک پاکستان کا میا بہ سہی اور پاکستان وجود میں آیا لیکن یہ بڑی بھتی کا مقام ہے بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ہر سیاسی لیدر اور ہر سیاسی ٹولے نے ان کو اپنے مقصد کیلئے استغل کیا۔

### (شم شرم کی آفاز)

جناب والا آج کل یہ حال ہے کہ اسکوں موجود ہیں اور اسکوں کی نلک بوس عمارت موجود ہیں لیکن آپ دیکھیں گے کہ یہ پیارے طالب علم زیادہ تر پیٹ فائزوں پر گردش کرتے نظر آئیں گے جناب والا امیں یہ نہیں کہتا کہ موجودہ حکومت بہت اچھی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اسکی بڑائیاں گی باقیوں کی خوبیوں پر حادی ہوتی ہیں۔

### (تحمین و آفرین)

جناب والا ہم نے تعلیم کے سلسلے میں کوشش کی یہ کوشش اس روئے ہیں کہ طلباء جسے کو لوگ سمجھتے ہیں کہ باہر نکلتے ہیں اور اتحاد کو ملا تے ہیں اور کوشش کی وجہ ہی ہے بلکہ یہ اسلئے چاہئے میں کہ یہ صوبہ رسماندہ اور بوجھستان کے لوگ غربت کا شکار ہیں۔ ہم چاہئے ہیں کہ سہارا میہر جھستان تعلیم کے میان میں زیادہ سے زیادہ فروغ پائے جائے لیکے یہ دنائیں منظور کئے یہ جھوٹی نہیں ہی کہ تم امتحان نہیں دیتے ہو تو نہ د پاس نہیں ہستہ ہو تو نہ ہو۔ نقل کرتے ہو لا انتقال کر دیکن دلیل پر پائیں اُن سے یہ کہنے اور اپیل کرنے نہ چاہیے سہنگا بھائی یہ پیسہ تو قدم کے حون اور پیشہ کا پیسہ ہے یہ غریب قوم کا پیسہ ہے اور اس سے تو کچھ اور بھی بن سکتا ہے مگر قدم نے تو یہ پیسہ صرف اس لیے دیا ہے کہ تم ایک اچھے انجینئر ایک اچھے ذاکر بٹو گے اور اچھے پر دنیسراد اچھے سیاستدان بنو گے اور جناب والا ہر آدمی سیاستدان بھیں بن سکتا اور حد تیریہ ہے کہ ہر ایک سیاستدان میں اچھا ہتھ ہے۔ اگر ہر اسکو اور کام بخواہیں تو ہر اچھے سیاستدان بن جائے تو جناب والا پھر آپ جائیتے ہیں کہ حشر کیا ہرگما؟

### (آپس کی باتیں)

ادا ب تو جناب والا صیحت یہ ہے کہ اب تو ہماری بہنوں کو یہ شوق پیسا ہو گیا ہے۔ جناب والا اب میں یہ سمجھتے کی باقیں اس موزن ایوان بکھر کرنے کے سامنے مرضی کر دیں گا اور میں سمجھتا ہوں

کران میں سے ہر ایک کو اس ملک کی محبت ہے اور یہ محبت کے مذبہ سے سرشار ہیں میں آج ان کے سامنے کچھ بتیں کہنا چاہتا ہوں جناب والا! مجھے آج اس ایوان میں یہ کہتے ہوئے بڑا کوہ سوتا ہے۔ مجھے بڑا بخ سوتا ہے کہ آج سہارے ملک عظیم ساتھی جناب عبدالصمد شہید کو ہم اپنے درمیان موجود ہیں پاسے ہیں، لیکن انکی راہ اور انکی مژگوں نے ہمیں تلاعی تھیں میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج ہم اس انسانی میں جو جہد و ریت دیکھتے ہیں یہ آئین ہم دیکھ رہے ہیں درحقیقت ان کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

### (تحفیں دلفین)

میان کو ہر اچھے عقیدت پیش کرتا ہوں میں اہمی سلام کرتا ہوں میں نے پہلے بھی لکھا ہے۔ مجھے جب کبھی کہی کسی پریشان سے دچار ہو تو بڑا ہوں نے میری حوصلہ افزائی کی اور فرمایا کہتے تھے کہ عبدالصمد نتارے ساتھی ہے اس کوادر انکے عظیم کردار کو سلام پیش کرتا ہوں میں دعا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ خدا نے نتارے اہمی کبھی ان کے نقش قدم پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آدانی۔ آمن)

جناب والا! عبدالصمد خان سہارے قریبی و دست اور ساتھی تھے وہ جہوریت کا تحفظ چاہتے تھے اس ملک میں وہ نہیں چاہتے تھے جو کہ انتشار پسند چاہتے ہیں۔ وہ انتشار کا خاتم چاہتے تھے وہ اس بلوچستان کے صوبے میں امن و امان چاہتے تھے۔ وہ اس بلوچستان میں صحیح نسبت اور صحیح برادری چاہتے تھے میں یہ ہر سلاک ہم تا ہوں کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ بلوچستان میں محبت ہو اب توگ چاہتے ہیں کہ یہاں بلوچ اور پشتوان میں ایک غلبہ یا اسجد جائے یعنی وہ مرد ہم اہل اسن علاوگیر دوسر کرتا چاہتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بلوچستان میں پشتون اور بلوچ دو آنکھیں ہیں اور جناب والا! صرفہ اسی دبر سے انکو سہارے درمیان سے ہٹایا گیا۔ جناب والا میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا چاہتا ہوں یہ ہمی کی حکومت اس سلطنت میں غافل ہے بلکہ میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ ہم انتظامیہ اسلامیہ کے قاتل کو لا ایں گے اور انشاء اللہ فردوس لا ایں گے اور یہ قدرت کا بھی اٹل فیصلہ ہے کہ قائم اسلامی لامٹی سے ہمیں پچ سکتا ہیں نے اللہ تعالیٰ کا نام اس لئے لیا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ پر بفرود سے ہے آپ کی حکومت کو بھی سبھی بھروسہ ہے کہ قاتل انشاء اللہ کبھی نہیں پچ سکتا۔

جناب دالا جہاں تک مولوی شمس الدین کے قتل کا تعلق ہے میں اس کی مددت کرتا ہو  
خون ناحق حب نہیں پر گرتا ہے تو آسمان مرز جاتے ہیں اور فرشتے بھی پیغام اٹھتے ہیں لیکن  
آج چو محبوب لیڈر کہلاتے ہیں ایسے ہزاروں خون ناحق پہاتے ہیں روزانہ خون ناحق اس  
مرز میں پر گرتا ہے مگر اندر کی لاٹھی بے آدان ہے انشا والی دیر ہنسی سوہنگی عبلہ کی یہ تمام قاتل  
ضد راپنی سزا میں پائیں کے۔

اب جناب میں یہ اپنے فرض سے کوتا ہی سمجھوں گا کہ میں اس بجٹ کے پیش کرنے کے  
سلسلے میں اپنے محبوب دزیر خزانہ کو مبارک باد پیش نہ کروں وہ اس درج سے کہ کہ لیڈر ہیز  
بھی ایک وقت میں مکمل ہنسی ہوتی یہ قطعاً بجا ہنسی کہ ہم نے کسی علاقے کو نظر انداز کیا ہے با  
مرد اتنی ہے کہ پیسے کی تگی ہے اس درجہ سے اگر بجٹ میں کوئی نمای تظر آتی ہے تو وہ مالیت  
کی کی ہے اس میں پیسے کی کی کے علاوہ کچھ بھی ہنسی ہے۔ جہاں تک سڑکوں کا تعلق ہے اور  
آپ کے ہستپا لوں کا تعلق ہے اور آپ کی تعلیم کا تعلق ہے اپنی آپیاشی کا تعلق ہے میں آج  
دعے سے کہہ سکتا ہوں کہ ملبوچستان میں جو بھی حکومت اُنی ہے اپنیا اس مکومت نے  
اس سے تین گناہ زیادہ کام کیا ہے یہ باسترس دعے سے کہتا ہوں بلکہ جیلنگ کرتا ہوں۔  
اب جناب دالا کی ہزاری ہوتی ہے ابھی اس ملک میں بہت کچھ کرنا باتی ہے ابھی جناب دالا  
ایک کام کرنا چاہتے ہیں وہ کام میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی ضروری ہے کہا جاتا ہے کسر دا  
کو ختم کر دیا جائے اس کے لیے میں ایک بات میلانا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں سو ۱ ہیا انکے  
سردار کو توڑا اگیا اور دسرے سردار کو مفہر ط کیا گیا اگر آپ کو ان سرداروں کو توڑنا ہے  
تو پھر کوئی سردار باقی نہ رہے اگر آپ کو سرداروں کو ختم کرنا ہے تو سردار کے ۷۵ سخت حال کو  
ختم کرنا سہنگا۔ آپ تو ایک سردار کو یعنی سہنگا کے استعمال کو یہ تو ۷۵ سخت حال کے ظلم کو یہاں  
کرتے ہوئے اسکو محبوب لیڈر سمجھتے ہیں اور دسرے کو ختم کرے ہیں لیکن ایسا  
ہنسی بلکہ طاقت میں توازن ہونا چاہئے لیکن میکن میا کیا آپ نے طاقت کا توازن تو پھر  
دیا اس کے کہا کہ جائی یہ تو ظلم کرتے ہیں استعمال کہتے ہیں۔

مسٹر محمد حان اچھر کنیٰ، آپ کی مرادگان سے ہے۔

**قابلیوں**۔ دو یہ سب، تو انکے نظم کو اور انکے استعمال کو پسند کرتے ہیں جیسے اخبارات میں دیکھ رہا ہوں اس میں بڑی مددہ باقی ہوتی ہیں بڑی محبت کی باقی ہوتی ہیں تو طاقت کا تازن انتہائی ضروری ہے اب سردار تو قدر سردار کو چاہ رہے ہیں آپ نے سردار چاکر کو نظر انداز کر دیا آپ نے سردار کر کر کو نظر انداز کر دیا آپ نے ریاست کو نظر انداز کر دیا جو کلوجھستان میں سب سے بڑا تھا۔ آپ نے کہا انکو کچھ جھوڑ دو جو تو غیر ہے یہ تو سبندوق چلانا بھی نہیں جانتا ہے یہ تو اپنے حوالوں کو نہیں کہہ سکتا ہے کہ ڈلان کو جا کر کچھ لے آپ بھی کچھ فائز کرد تو جان سردار دیں پر بڑی جو سبندوق چلانا نہیں جانتے ہیں تو جناب دلالادت کا تازانہ برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہے اگر اس نظام کو آپنے ختم کرنا ہے تو اس کیلئے کچھ طریق کا اختیار کرنا پڑے گا اس حکومت کا یہ قصور ہے کیا نظم کیلئے اس حکومت نے کیا خطا کی ہے۔ یہی کیا ہے کہ اس علاقے کے لوگوں کی جماعت کو دیکھا انکی ٹربت کو دیکھا انکی بے کسی کو دیکھا اور یہ کہا کہ کہاں ان لوگوں کا بھی کچھ حق ہے یہ بھی پاکستان کے باشندے ہیں کہاں مکان لوگوں کو انہیوں دین میں رکھو گئے انکو بھی تو سہر لیں دیا انکو بھی تو تعلیم دیں آج ان جمہوریت نے اپنے سب مچھتا سپری کا پ جانکر ملا تو کو دیکھئے پیسے کی انکے باس کی نہیں ہے باہر ہے بھی انکو پیسے ملتا ہے انہوں نے کبھی ایک اسکول اپنے پیسے سے کھو لئے کی نہست گواہ کی ہے؟۔ جناب دلالادہ کہتے ہیں کیا لگر ہے نے اپنے بچوں کو تعلیم دی تو وہ افسانہ بنی گے اور جب ان نہیں گے تو وہ مذہبی تعلیم حاصل کر گیئے قرآن دحدیث پڑھیں گے کہ سچھ جانیں گے کہ کسی کا خون ناخن کرنا گناہ عظیم ہے اب انکا ادب کو پہنچ بھی نہیں ہے وہ کہتا ہے کہ یہ ایک کیڑا ایسا دیا ہے مکوڑا احادیث ہے جیسے روزانہ حلیت سہنے کی کوئی مکوڑے مار دینے جاتے ہیں اس احساس میں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ان میں تعلیم آگئی۔ مری اور بیگنی کے یہ تمام جوان پڑھنے لگے تو پھر ہماری سرداری تو کی پھر ہماری برتری تو ختم ہو جائیگی۔

اسی حکومت نے کوئی نظم نہیں کیا ہی کیا کہ ہم نے دہان پر سرکیں بنائیں ہم دہان پر تعلیم دلاتے ہیں دہان پر ہم نے اسکل کھوئے ہیں پھر دہان کھوئے گئے ہیں دہان پر جملی نہیں تھی انہیں جملی فراہم کی گئی میکن اسکا تباہ کیا شکلا کیا ہو رہا ہے اگر یہ کسی درجہ سے بند ہو جاتا ہے تو وہ لوگ جنکے لیے ہم ناقصی عننت کی اتنی خدمت کی جن لوگوں نے اپنے تعداد کا ہا سفر ہمارے سامنے پھیلا یا اسکول بنائے سرکیں کھو دیا دہ سب کچھ ادھور را رہ گیا ہے لہان کا مقصد اس سے صرف یہ ہے ہم دیغروں پہنچنے کا ک

تمہری کامبیوچپتان میں نہ ہونے پائے گیوں کہ ان کو اپنا مستقبل خطرے میں نظر آتا ہے، جناب والا ب  
کہاں تھے کہ فوج کی شکر کشی ہوئی اخباروں میں بھی آماتا ہے کہ بیماری ہرقہ ہے نیشنل اسمبلی میں بھی  
بحث ہوتی ہے محجب لیڈر دہان جا کر کہتے کہ ہماری مدد سے بیماری ہوتی رہتی ہے افسوس صد  
افسوس جناب والا بلوچستان میں تو کو شتری ہے اسپر ہے باقی بلوچستان میں کوئی ایسا شہر نہ ملے گا  
کہ جس کی آبادی دس بارہ ہزار ہے سے زیادہ ہو بیماری کہاں پر ہوئی گتوں کی بیانیں مبناب دلاجر  
دوں کہتے ہیں کہ یہ ملک آج ٹوٹتا ہے کوئی کہتا ہے کہ کل ٹوٹتا ہے میں آج ان سے پوچھتا ہوں کریں  
گوریلے اور یہ بڑے بڑے نمرے مگلے دالے کوں ہیں اسیں اسیں ایمان کے سامنے دھوئے ہے  
کہتا ہوں کہ خدا کی شہان شرپسند عناصر کی قیاد دیکھو سو سے بھی زیادہ ہنسی ہے رتا لیاں  
جناب والا ہوتا کہا ہے جو خوبی دہان بیٹھے ہوئے ہیں خوبیوں سے چاروں پر گولیاں پرستی ہیں لیکن  
دہ غریب آج بھی ہنسی بھرتے پھر اپنے علم ہو چکا یہ گوریلے کوں سختے ہے ایک ہنڈا سلطنت ہے جسے یہ لوگ  
دہرا رہے ہیں جناب ہمیں اپنے ملک کی حفاظت کرنے ہے اور میں اسی ملک کے برادر سے اپنی  
کردن گا کہ خدا کے دستی ان کے دھرم کے پیشہ ملت آؤ دہ تو سارے پاکستان کو نوٹ ناچاہتے  
ہیں اور پاکستان کو نوٹ نے کی باتیں کرتے ہیں اور اتفاق تان جاتے ہیں داؤ د سے ملتے ہیں اسکے  
ہر ملک خدا کی قسم ہم نے کسی میرہ آج ملک بھروسہ نہیں کیا گونکہ میں اپنے ملک سے محبت  
ہمایہ نہیں کہتے کہ داؤ داؤ ہمیں بخات دلاؤ اور پاکستان کی حفاظت کے لیے بخات دلاؤ اسے  
کس بات کی بخات دلاؤ اسی پاکستان کی حفاظت کے لیے ہر شخص قربانی دے گا اور یہ  
پاکستان اتنا اسان لقہ نہیں ہے کہتے ہیں کہ مترن پاکستان گیا میں ان سے پوچھتا ہوں ارے شرقی  
پاکستان کیلئے کیا اور اگر بھٹکھا عصب نہ آئے اور بیپلز پارلی کی بنیاد نہ ڈالتے اور ان کی  
پارلی اکثریت میں نہ جیتنی تو پاکستان کا انقدر ہوا درپوتا اور یہ دشمنان وطن اسی ملک کے  
نقشہ کو بھی تبدیل کر دیتے ہیں پاکستان کے عوام سماں پیل کر دیں گا کہ ان ملک کے خلاف ساز شیں  
کر سخن دلوں اور ان شرپسند دی کو پہنچائیں اور ان سے ددر جوں۔

میں آج سوں حکام سے کی مخالفت ہوئیا جا ہتا ہوں جب سے ہم اتنا رہتے ہیں ہمیں میں نے سوں  
حکام کو ایک ملہ سپتے کی ہے آپ دیانت داری سے کام کر دیں آپ کے حقوق کی حفاظت کریں گے

ایم ملک ہم سب کا ہے۔ آپ بھی عوام کے سامنے جواب دہ ہیں اور اپنے خواہ کے فرانسی نئے ہمیں چھوٹ سکتے۔ سڑکیں کسطرخ سے تبرکی جاتی ہیں حالانکہ لوگ بھی ہیں کہ حکمہ والا لوگ، سم فیصلہ بھی ملتا ہے مثل ہے کہ اتنا رکھ کے پاس انگراس کی ماں کی انگوٹھی بھی جائے تو وہ اس سے بھی کاش کر لیتا ہے (تا نیاں) اور اس ان حکام سے کہوں گا کہ اس تین فیصلہ کے بعد جو پتایے اس کو قوادیانت داری سے استغفار کر دا در سڑکیں مفتوح بنا دیں آج ایسے افسوس کو دنیگ دیتا ہوں کہ ۱۵ پیغمبر دیرہ میں تبرکی پیدا کر لیں (تا نیاں)

## وزیرِ حکومت و مذاہلات میں وزیر اعلیٰ کو نیشن دلائیزون کے انتکا اس تبدیلی کے پیش نظر ہم ہمیں تبدیلی کر لیں گے۔ راقمقر

قائد ایوان۔ میں ایک چڑانداں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک اور بھومنکان سے کوئی نہ ہے وہ اندازا کو ۸۰۰ میل سفر طے کر کے آتا ہے آپ اندازہ نہیں گرفتے بلکہ کوڈہ کتنی تکلیف اٹھا کر آتا ہے اسی کا جلد کام کیا جائے کسی قسم کی تاخیر سے ہو یا اسکو ملکہ بتا دیا جائے کہ تمہاری نلائی شکلات کوت کام ہمیں ہو سکتا۔ بلوچستان کا عمل اور ایک لاکھ خیس ہزار مرتبے میں سے زیاد ہے۔ اسی وجہ سے کشیز یاں مرضی و جدید میں لائی گئی ہیں تاکہ عوام کو کوئی نہ آنا پڑے اور ان کے کام ان کے گھر کے قریب ہٹلے پا یا کریں اس طرح ان کی تکالیف کم ہو جائیں۔ مذاہلات کے نظام کو بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے نیپ کی حکومت نے اور مارڈہ کو مکران سے ملا دیا اس کی وجہ سے دہان کے لوگوں کو اپنے اور اسے کسی کے پاس جانا پڑتا ہے حالانکہ اور مارڈہ کے لوگ صدوں سے اس بیلا کے ساتھ لئے ایک دوسرے نے بھوپال نے گورنر کو اور میں انہیں حمایت بھی دینا مشکل پڑتا ہے اب میں بھرمان کو اس بیلا کے تھوڑے علاطے پر غور کر رہا ہوں اور مارڈہ کے لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے بڑا غریب کہا یا ایکشن کا زمانہ لھایے لیڈر ان کے پاس گئے انہیں کہا ہمیں دوڑ دہم آپ کا مذکور بلوچستان میں لا میں گے۔ اور کہا کہ جو بھی زمین ہے وہ تھیاری پر ہے ہم نہ صرف کوئی میں ایک جمود پڑای میں رہیں گے ایک جمیں سے جمیں میں رہیں گے اور

قوم کی خدمت کریں گے پھر آپ نے دیکھوا کہ کس کو کوئی فرستے دہ محل میں رہے کیا ان کا امیریت کا کام نہ ہے  
یہ اس ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ہوں کیونکہ سپاہی دزیر خزانہ صاحب کو بہت کچھ  
کہنا پڑتا ہے اپنی ایک بات کا جواب دینا چاہتا ہے میں آہر میں اس ایوان کے ہر بھر کا شکریہ ادا کرتا ہوں  
اور ساتھ ہی میں آپ کے توازن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے خوشی ہے کہ اس سفرزادیوان کے ہر سفر  
مرکن نے میرے ساتھ توازن کیا ہے اور میں زندگی کے ہر سفر پر اس ایوان کا شکریہ ادا کرنے سے  
 قادر ہوں گا۔ جناب والا ایں اپنے بخوبی کا اپنے دزراں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ  
انہوں نے میرے ساتھ مجھے شکل میں توازن کیا ہے اور آج اس ایوان سے استعمال کروں گا جیوں کو  
یہ بہت اچھا بحث ہے اور حوالہ از ن بحث ہے اس لئے میں اس ایوان سے امید کر دوں گا کہ اسی کو نہیں زیر  
بحث دمباختہ کے منتظر کر دیا جائے گا۔ شکریہ (تالیف)

**دشتر صحبت (مولوی محمد حسن شاہ)** (پرائیٹ آن آرڈر) میں نے گورنر راضی حسین کے  
زمانے میں بھی بخوبی پہلو کی نیشنل عوای اور ایک دوسری حکومت، یہیں بھی بخوبی پہلو کی اب جب کہ یہاں سے  
ہاتھ میں حکومت آگئی ہے اور پھر بھی سوائیں کہتا ہوں کہ اگر آپ بھی بیری قوم کے مطابقات منظور  
نہ ہو سکے تو میں اسی کو شرم کے مارے ہوئے ہوں مگر ہمیں مدد کر سکوں گا۔

**قالہ ایوان** ۔ جناب والا! اسیکا اجازت ہے صرف دو الفاظ اعرافی کہنا چاہتا ہوں۔ ہمارے مولوی  
صاحب نے اپنے علات کے مسائل کا ذکر کیا ہے۔ ذاتی درہ قابل مہار کباد میں کہ انہوں نے ہمیشہ پنچ  
علوٰۃ کے مسائل پر لجرد ہے اگر وہ بخوبی، ملا اعظم فرمائیں تو دیکھیں گے کہ کتنی چیزیں دیکھے چلے گے۔  
تحاکب کے لیے رکھی گئی ہیں۔ لیکن چونکہ دو اپنی تعریف ہیں کہنا چاہتے تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ مولوی مذکوب  
کے لیے سب کچھ ہے۔ لیکن جتنا بہادر الاممیت یہ ہے کہ ان کے حلقو و اتحاکب کے تین ادبی ہیں ۔۔۔

**وزیر خزانہ (سردار غوث خوش رئیسانی)** (پرائیٹ آن آرڈر) جناب کیا یہ سوال مرحوم  
کا در قفر ہے؟

مشکلہ ملکی اسپیکر اب تمام حضرات تشریف رکھیں۔ سب بُٹیک ہو جائے گا۔ اب ایمان کی کارروائی اور موگھنیہ کے لیے ملتوں کی جاتی ہے (اجلاس کی کارروائی، اب جکہ ہم منٹ پر آدموگھنیہ کے لیے ملتوی ہو گی) اور دوبارہ گیارہ بجکر دس منٹ پر زیر صدارت میر قادر بنش بلوچ دوپہریک شروع ہوں۔

دز مرخزانہ جناب اسپیکر صاحب یہ بوجھٹ بچھپی پیش کرنے کا فخر حاصل ہوا یہ اسمبلی میں دوسرا بجٹ پیش ہوا پچھلا بجٹ گردی مقرر کیا تھا اسی میران کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بجٹ کے ہر بیٹھ کا جائزہ لیا اور تنقید بھی کی اور دز راؤ انتباہان مذکور تنقید کی دز راؤ انتباہان کی تقاریر فرمائیں اور جائزہ لیا، انہوں نے بہت سی باتیں کیں اگرچہ حرب اختلاف ہنس ہے یعنی بچھوڑ کہنا پڑتا ہے۔ اسی طرح سماں ہوئے ہماری ماہ مہان کی کوشش کی اور عالم کی نمائندگی کرنے کی کوشش کی اور بچھوڑ کیا۔ انہوں نے اپنے دل کی باتیں بھی کیں اور دز راؤ اصحاب کے مسود اپنے تعاون سے بجٹ تیار کیا ہے اس لئے آپ نے ایوان میں دیکھا ہو گا اور سننا ہے کہ کوئی صاحب بھی بجٹ میں کوئی بنیاد ٹکنائی نہیں نکال سکے اور سب نے بنیاد کی باتوں پر اتفاقی کیا ہے اور صرف قدر بر فرمائے کے لیے کچھ نہ کچھ فرمایا انہوں نے جو باتیں کیں ہیں وال پھر بھی بچھان کا جواب دینا پڑے گا۔ میرے ایک دوست نے فرمایا کہ میں اس بجٹ کی حمایت نہیں کرتا ہوں اس لیے کہ یہ عوای بجٹ ہنس ہے یہ بجٹ صرف بیٹھ کر بیٹھ لئے بنایا ہے میں کہنا ہوں کہ بنیادی اصول پر توزیر عوای بجٹ پر چس کی تفصیل میں عرض کرتا ہوں

نقیم بجٹ میں ہر شعبہ کے لیے اور ہر حصہ کے لیے تجزیہ رکھی گئی ہے سب سے بڑی بنیادی دوست اور بنیادی پیر معلیم ہے بلکہ اس کی سب سے بڑی دوست تعلیم ہے اگر ہمارا۔ معاشرہ تعلیم کے ذریعہ سے آسٹھ ہو جائے تو یہ بہت بڑی چیز ہے اور یہ سب سے بڑی دوست ہوگی اس لیے سب سے دیادہ لازم تعلیم پر دی گئی ہے (رسائیاں) جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ حقیقتی فلسفہ علم جہاں سے موبے میں رقم رکھی گئی ہے کسی اور متوہ میں نہیں رکھی گئی اور کہا جاتا ہے پلانگ بچھ نہیں پسیں گھوڑن گاڑا مرن ہم آج کے لیے پلانگ کریں تو یہ ان ان مفاد کے خلاف ہے پلانگ تو ترقی یافتہ

اقام میں بہاسان اُنگے کے لیے کوئی بھی اور جب کوئی بھت پلاٹ شروع کی ہے تو سب سے پہلے تعلیم پر توجہ میتھی ہے صوبہ ہی تعلیم کو بہتر بنا سئے پڑھ کر بدھی اُنچھا در اسکے لیے اپنے بیٹ کی کتابوں میں دیکھا ہو گا کہ ہمے اسکے لیے بہت زیادہ وقت رکھا ہے اور مزید یہ کہ یہ جو وقوع کا پیسر تعلیم کے لیے ہم صرف کرو۔ ہے ہم جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس سکل لیے ہم و نمائندگی کا دن کا دن سکول بنادے ہے ہیں اور کافی نہار اچھیں اگر اس کا صحیح مستقل نہ کیا گیا اور جن کے لیے یہ ہیز کی جائیں ہے تو ہم اس پر توجہ دیں اور سمجھوں یعنی نکل کر یہی مفہوم کریں اور سبے کو ہم لوگوں کی دلکشی قریبیں اور جیسے گواہ لوگوں کو غلط را ہیوں میں ملوث کریں تو ہم سمجھنا ہوں گے اگر اس طرح سے کیا گیا تو رسم کا صحیح تصریح نہ ہو گا اور یہیں دنیور تعلیم اور دوسرے اعماق سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنے ہبہ باتی کو کوشش کریں یہ دو تعلیم پر توجہ دے کو اس کا سیکھا بلند کیا جائے تحریر ڈیمیشن میں پاس پڑھنا کوئی چیز نہیں ہے اچھے لا جھوں ہیں تو نسبت ڈیمیشن ہدایہ میں پہنچتے تحریر فصلہ ڈیمیشن نہیں تو کہ از کم سیکھ ڈیمیشن یعنی صرف ہے لے چاہیں۔ اس لئے میں گزارشیں کر دیں گا کہ یہ جو پیشہ دیا جاتا ہے صرف تعلیم کی بہتری کے لیے صرف ہو اور مطلباً پیتر تعلیم حاصل کر کے نسلیں رکھتے ہیں اسکے کامن دامان ہیں دلکشی سے بے رسم۔

بیٹ میں جہاں تک پہنچ دی کریٹ کا تلقن ہے بیٹ لٹ ملاز میں شہزادگر تھیں جب پاکستان د جو دیں آیا تو اپنے دل میں کو حکومت کس کے ہاتھ میں ہیں سہر لفڑا لٹڑ کون تسلیم کون تھد پھر اسکے بعد سکندر ہر زادا گیا اپنے نے اپنے دن اکابر میں گیا کیا بھی افراد لئے چینہوں نیکات کے نظر یہ کو گزور کیا اب پہاں اس دفت دہ طبق اور سیاسی دیدری یہ کہتے ہیں کہ سب پکھو ہو دی کریٹ کر رہے ہیں دنہ پہنچ کے غلط انتظام کو کامیابی میں اسی کے ہاتھ میں ہے پھر دی کریٹ کی تھیں جو صحیح کام کرنے ہیں جنہیں معمور ہستہ ہوں گا اس کے پھر دن تھوڑا ہے اور منصور بھندر کی آنکھ دل کے ہاتھ گئے ہیں اک جال ہے اور نیکرٹا ہیں جو کہ یقیناً اس حضور بندی کی تھی میں شامل ہوئے ہیں اور اس سینیں بڑا ہے تو ہم تا ہم ہم اسی یہی اپنے ہم مجرم سے پہلے بھی ورزہ دو۔ مساہلن بھتھا اور مظہور یہ بندی کا سکھ دی پھر بھتھ جس سکھتھ ہم تو اپنے ہم اسی سے بھی بیٹ بھکر دیتھی کی تھی

اُدیں بقیناً حتیٰ بیان ہوں گا کیونکہ منفوس پری کے باعثے میں اپنی نظر طیار کر شد پانچ ماہ لالاں کیلئے کچھ بھی نہیں  
ہے۔ تو صارے ذریعہ اعلیٰ صاحب نے گنونگن کر بتایا کہ یہ کچھ ہوا ہے اب تین ان سے پورچھتا ہوں  
کہ کیا مسٹر ایکیم اور اسکیم کم سزا اگر میں کہتا ہوں کہ بولان قدم کی صفائی کیوں پہنچ رہا  
تھا کہ پانی آگے جائے اور میرے قلم دست ذریعہ موافقات فرمائے ہیں لمحوں کا کچھ بھی نہیں ہے۔  
میں سمجھتا ہوں کہ میری کام اس صورب کا بہت بڑا دریا یا ہے مسٹر ایکیم بنالی مانے تو لا کسون  
ایکڑی میں آباد ہو سکتے ہے میکن اسکے سیلا بے کے پانی سے مجھے افسوس ہے کہ اس کا  
مستقل پانی جو بہت ہے کی بڑی کے اندر جذب ہے تاہے اور لوگ تو سینکڑوں کیوں سکے بلان  
حاصل کرنے کی بجائے پیچے کا پانی بھی حاصل کرنے کے لیے پریشان ہیں جناب میں سمجھتا ہوں کہ  
ملکہ آپشاہ کا پردہ پادھ کھڑوں ہے نا چاہیے اور منور بندگی کے عکس بھی زیادہ کھڑوں ہے نا  
چاہیے۔ تاکہ انکے خلاف خود انکو شکایت کا موقع نہ ملے۔ بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم ان کی شکایت  
کوچی میرے لیے خود ایک بیکار دیں اپنے نے دسال کے مردم کے بعد لٹکایا آپ اندازہ  
شکایت کیں میں نے خود ان کو کہا جھانی اپنی مشین لے جاؤ

کیوں کہ میری ساری زمین سوراخ سوراخ ہوتی ہے اور یعنی جنادری قیص جدیخاً احتتاف کے لامعاون  
کر کہا کہ جھانی لے جاؤ اپنی مشین کو سگر دو اس کو لے جائے کے لیے کیا ہنی آئیے اد۔  
دسال میں اپنے نے ایک بیکار دیں اپنے لٹکایا اور مجھے نقشہ دیدیا اور تفصیل بتانی جسے  
بجا ایک سال لٹکا کیوں کہ ۲۵ ہزار روپے خرچ کرنے ہوئے میں ہیں میں میں ایک غربائی

خرید اور جب اسے لایا تو فرمائی گئی کہ یہ تو بڑا ہے اس کے پاس ہے خرابا ہیں۔ اور مجھے  
نقشہ مجھے دیا اور اب میں متعدد ذریعہ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کو سزا  
دیوں کو کیوں غلط کا کیا اور کیوں غلط سیاں لئے کام لیا اور میں ہتنا ہوں کہ ایریگشن  
کی اسکیوں کے تحت ایک ملاقوں میں کیا کچھ جو سزا سے جس کے لیے وہ فرمائے ہیج کہ ان کے لیے  
کچھ بھی نہیں ہوا چشمگی ایک اسکیم۔ شکران ایسا ہے اس کے پس پر۔ ٹھہر کے ...

کر ک ایریگشن اسکیم دکرس پیاس پیشوندار ہاں چہے، اسپر ایکس لا کھو  
پا سکا جزار رہ دیے ... ۱۰ اس طریقے۔ کئی اسکیوں پر۔ مثلاً دریا سٹرڈس اور

نہ گو در یا کچھ میں کی اسکیں دیگر یہ بھی ایریشن کی اسکیں ہی، اور اس طرح اور سبھی کئی اسکیں ہیں تھیں کچھ بتارنا ہر ٹوٹا ہندو نے پھر کیا رکھا ہے؟  
بلوچستان میں زیست زمینے بانے کے چھاتے ہیں کے اسکیں:

## **DETAILED GROUND WATER INVESTIGATION IN BALUCHISTAN**

ہیں ابھی یہ معلوم نہیں ہے کہ بلوچستان میں زیر زمین پانی کس تدریس ہے؟ ہر ایک کوہ پتہ ہے کہ اسکیلے رقم کتنی رکھی گئی ہے؟ یعنی ۲ کروڑ ۳ لاکھ روپے مجھے نہیں ہملا کر فوج کیسے ہوتا ہے ایک دن میں اپنے کام پر جاہا ہا تھا کہ میں تھے دیکھا کہ ایک بہت بڑی مشین جس سے لکھا ہے کہ جیوا لاجیل سروے آٹ پاکستان میں تھے دریافت کیا جاتا آپ کیا کہ رہے ہی تو کہنے لگا کہ جیسا اور حکومت کے مکالمے ہے تھیں۔ میں یعنی بوچھا کتنی ہر ایک مکالمے ہو گئے لگا۔ ۰۴ فٹ۔ اسے بھائی ۲۰ فٹ توجہ تالی پہنچا رہی تھی ابکل گھر لانے چاہا رہا اس کے شکار کی یہ جو گولڈن ہوتا تھا جاتے ہیں وہ کیا۔ ۰۶ فٹ گھرے ہوتے ہیں تو جگہ جگہ ۲۰ فٹ گھرے سوراخ کئے جاتے ہیں۔ اور ریووٹ ملکوں کو پیش کر دیتے ہیں کہ جیسا نے اتنے چھوٹے مکالمے یعنی میں اور حکومت سے رقم دصوں کرنے میں۔ میں یہ ہمیں سمجھو سکا اور میں نے کہا ہیں کہی اس اسکیم کی مخالفت کی تھی میں نے کہا تھا۔ کہ یہاں علموں کا مکملہ چھان بیٹن کی ہوئی ہے اور یہ سمجھتا ہوں کہ کردیوں روپیہ کسی کپنی کے فراہم نہ کو بھرسے نہیں یوب دیل کے بدلے سے حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اور میں یہ ہمیں جانتا کہ قلم مولوی مصاحب نے کیوں اسی چیز کی مخالفت ہمیں کی تو اسی طرح یہ بہت سی اسکیمیں ہیں۔ سب پشتون علاقوں میں میں باد جو دا اسکے میرے بہت سے دست کہتے ہیں کہ پشتون ملوثوں کے نے کچھ بھی ہمیں ہوا ہے مگر مجھے انسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سب سے ...

میر صابر علی بیرونی (جانب پولانٹ آن آرڈر سیم) میں اسی بات پر احتیاج کرتا ہوں کہ

جنی بھی ترقیاتی اسکیں ہیں ان کے لیے جو کچھ بھی رکھا گیا ہے مخففانہ طریقہ سے ہیں رکھا گیا ہے اور میں انتباخ کرتا ہوں کہ اور کہتا ہوں کہ اس پر نظر ثانی کی جائے تھنڈا بھی پشتون ایر یا کا حق ہے اور بلوج چ ایر یا کا بڑا ملک بڑا یا جائے۔

**مسروقاتی اپیکٹر** کوئی پوامیٹ آٹ از ڈر ہیں ہے، وہ تیان صاحب اپنی تقریر جاری رکھیں۔

**ذریعہ خزانہ** خراب یہ دیکھا جائے گا جو کچھ ہوا ہے آیا اس پر کام صحیح میں میں ہوتا ہے اگر اسکیں فائدہ مند ہوں گی چاہے جس کو بھی فائدہ پہنچ نہ ہیں خوشی ہو گی بشرطیکہ رقم صحیح میں میں فرچ ہوا یا ان سو کر کام تتمکل کر دیا جائے مگر ایک سیلا بھکے بوسا یا کچھ بہ جائے اس سلسلہ میں اپنے بر نقائے کا رہے درخواست کتا ہوں کہ وہ اس غریب صورے اور غریب پاکستانی علام کے پیغمبر کو ہذا شانہ سوئے دیں اسکی بہت نگرانی رکھیں تاکہ ہم آئندے ہوئے ہوں اور جناب اب کیر تھر نہر کا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ سہل ابہت ایہ مسئلہ ہے کیر تھر نہر سے اگر کوئی چاہے کہ صرف دُریزے آباد سوچا پیش نہیں باٹ غلط ہے اصلاحات نے انکو بھی حبیو لے لے منیڈار بنا دیا ہے اور اب بہت ساری ہڈیں غریب اور جعلی چوڑی کے سالوں کے پاس ہے اگر یہی صورت حال رہی جیسے کہ ہمیں کیر تھر نہر کے بارے میں بتایا گیا ہے لذا آمادی ہیں سچ گی اور ہیں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سہارکے حکومت کا فرضی ہے اور حکومتی ارکان کا فرضی ہے کہ ہم سندھ حکی حکومت سے میں اور ہر نہر کا ل جا بہی تو یقیناً نہ ہیں بانی کی سلطنت زیادہ سچی سوچا تیکی ملک برا یا ہیں سوچا چا ہیے۔

(تھیں و آخرین)

اور مجید اپڑا کے سلسلے میں انسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے پٹ نیڈر کے پی ر قمر رکھی ہے اور یہ رقم دلپڑا کو دیری لگتی ہے مگر ابھی تک اپنے پٹ نیڈر کی تو سیئے کام شردد ہیں کیا ہے۔ اور یہ بہت ایہ کام ہے الہ میرے خیال ہیں اگر

و پڑا نہ اس کو شروع نہ کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہی رقم کسی اور خدم کو دینے چاہئے  
تاکہ یہ خود ری کام جلد از جلد شروع کر داسکیں (تالیف) )  
اور اسی طرح سے کافی رقم ہمیں دناتی حکومت کی طرف سے سہم دستور کو روپ گئے رکھئے

مل ہے جبکی وجہ سے مشرقی تغیر آباد اور حجت پٹ کا کافی ایسا پا بال ختم ہو چکا ہے۔  
اور میں ہمیں گاک اگر دایڑا نے اس کام کو بھی ہاتھ تھیں نہ لیا تو ہمیں اس سلسلے میں بھی  
جلد سے جلد پھر کرنا چاہئے۔ اب رہ لیا کارہ زیر دن کا سلسلہ تو مجھے کاریزات

کا مستقبل بھی روشن نظر نہیں آتا۔ اس لئے جہاں جہاں بھی مدد ب دیں فہب کئے  
گئے ہیں۔ دہان پر کاریزات خشک ہو گئے ہیں۔ جن جگہوں پر بیو ب دیں ہمیں ہمیں ان جگہوں  
کے لیے رقم کافی نہیں رکھی گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر منہ رکھی جائے تو ہمہ ب دیں  
نکالنے میں مدد ہے۔ پرے اپنے علاقتے کا انک میں سو کاریزیں خشک ہو گئی ہیں اسکی وجہ اگر  
مدد ب دیں دیگاٹے جائیں تو ہمہ ب دیں کار اور اسی سلسلہ میں صفحیہ پر بند کا ذہیلیت کو سوچنا  
چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کیا کچھ ہو سکتا ہے تاکہ جلد ہر کاریز میں بھی وہی ہی دہان پر یہ  
خشک نہ ہو نہ پائی۔

جناب لا رائینڈ آرڈر کے مسئلے پر تقاریر کی گئیں ہیں۔ لا رائینڈ آرڈر کسی مدد میں  
نہیں ہے، لیکن بوجہستان میں یہ روایت، پسلاکر دی گئی ہے اسی یہے ہے ان  
سمجھتا ہوں اس سلسلہ کی ذمہ دار سہاری حکومت نہیں ہے بلکہ اسکی ذمہ داری ان  
لوگوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے لوگوں کو بند دشمن دی ہیں اور سوچنے والے دوسرے  
پہارا دن پر بیج دیا ہے تاکہ دہ بے گناہ لوگوں کو ماریں جسیوں اور ہیلوں کو لعنتیں۔ کیا  
ہمیں دہ دست بھول گھاہے ہے سہارے دہ ساتھی جنہوں نے ان لاگر لکھ کی اصل لمحہ

پشت پنا ہی کی کیا سہارے دہ میز دست بیان نہیں بیٹھے ہوئے۔

جو کہ ان لوگوں کو طاقت دربنائے کے ذمہ ذار ہیں کیا آج ہم یہ کہہ دیں کہ ہم نہ مذہب کے  
اتئے خدا ہیں ہم مذہب کے رکھوا نے ہیں لیکن ہم گناہ کا کہہ ہیں ہم کبھی بھی دیسا کام

ہنہیں کر سکتے کہ جس سے مذہب کو فراہم کی جائیں یعنی میکن دارہ کام کیا گیا ہے کہ جس سے پرانے خیال ہے کہ چارے مذہب کو نفصال پنچاہے کیا ہم اور آپ شہریوں سے مذکور ہو کہ خدا پر ایمان ہنہیں رکھتے اُنھے لئے ہوڑا کر بخوان کی پشت پناہی کر کے کیا یہ لگاہ نہیں کر رہے جس کی وجہ سے یہ حکومت ختم ہو جائے تاکہ انکی حکومت نے اُنمیں کیا آپ نے انبساط میں بینی پڑھا ہے؟ ان کے لیے دن لئے کرواجی میں میلانات میں ہیں کہ مذہب سہارے استعمال کا ذریعہ ہے کیا اس وقت آپ یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کیا آپ نے ہنہیں دیکھا کہ ختم پشت، کے منسلک پرانے رہنماؤں نے کیسے بیانات دیے ہو کہ ہمارے پارلی ایسے مذہبی معاملات میں حصہ ہنہیں نہیں لیتی ہے۔ کیا آپ اُن حالات کے پیدا کرنے کے ذمہ دار ہنہیں ہیں؟ آپ نے لوگوں کو ساتھ کیا کیا آپ نے لڑائیوں کے ساتھ اترار کیا ہوا تھا کہ یہ مذہب کو ترقی دیں گے ہم اسلام کو ترقی دیجئے جبکہ انہوں نے ہمارے ہم مردی رسم الخط کو درمن میں تکھیں گے تو اپنے کو احساس نہیں ہوا کہ مذاہ مذہب خطرے میں ہے اگر ہم عربی رسم الخط کو چھوڑ کر بوجی زبان کے لیے درمن رسم الخط کو اپنائیتے تو میں سمجھتا ہوں آپ کا یہ فرض تھا کا نہاد نہان کو چھوڑ کر آپ راست پر آ جاتے یعنی مجھے افسوس ہے یہ کہنا بڑھتا ہے کہ آپ نے اس وقت پر قدم نہیں اٹھایا اور پھر بھی میں آپ کو مبارکہ کار پیش کرتا ہوں یکوئی کہ آپ کیا اپنے اچھا کیا ہے۔ کہتے ہیں ”دیرا یہ درست آید۔“ مگر دعا کیجئے کہ یہ خدا اُنہوں نے ارادت میں لائے وہ دلدار تھی تو اُنیں جاتی ہیں۔ مگر خدا را اُنہوں نے ایسی غلطی نہ کریں۔

### (آپ کے باتیں سے مل اخذ کئے)

خوب ہے میرے کچھوں مکلوٹ ہے اور دبراتے ہیں نے زبان میں کچھوڑ کا دلٹا جاتی ہے اس لئے میں اپنے موزز دست سے درخواست کر دیں گا کہ دیکھا بینا دی مقصد سمجھو جائیں اور اگر میرے منہ سے کچھوڑا اُمر یا کام الفاظ انکھل جاتے ہیں تو اسکے لیے میں ان سے معافی کا خواستکار ہوں۔

(قیمتہ)

میں کہہ رہا تھا کہ ہم نے کبھی بھی اپنی دزارتوں کے لیے اور کبھی بھی اپنے لیڈر دی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ایسا قوم ہیں اٹھایا جس میں پاکستان کا نقصان ہر جس میں اسلام کا نقصان ہو اور بعد میں ہمیں پھرنا پڑے میں سمجھتا ہوں کہ اسی کا شکر ہے جبکہ اسی سبیلی میں دشمن ہری پیپر پارٹ اور اسکے ساتھ یا ایک دوست سے اسکے بلوچستان میں جو پھر بھی مہر اسی دن کے بعد ہوا اُنہوں نے اس کا ذمہ دار ایک سمجھتا ہوں میں ہوں نے اس جماعت کو طاقت بخشی اور ان کو یہاں پہنچ دشمن کا موقع فراہم کیا۔

### مہاتما

کہا جاتا ہے کہ اخبار نہ بیسوں پرس پاہندگی ہے اور اخبار نہیں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ دن بیانات کی کہتے ہیں کہتا ہوں کہ کوئی پاہندگا ہیں ہمارے ہم اپنے حسن اخلاق سے دستی کے عذبے سے کسی کو کھو کھتا ہوں تیر صیغہ میں یہ کوئی نہ ہے ہیں ہے کہوں کہ ہر کوئی یہ جا تبلیج کے اسکی خرا در بیانات اخبارات میں ہیں ۔ کیا اپ کو دن بھول گئے ہب اخبارات کے دفتر دن پر اور اخبار نہیں پر حصہ ہوا کرتے تھے ہب اخبار چا تو دُن کے ساتھ جملے کئے جلتے تھے۔ جب ان کے دفتر جلا نے جانتے تھے انہیں ملا جاتا تھا۔ کیا اپ کو یاد ہیں رہا جب ریڈے کی ٹروپیں رد کی جاتی تھیں اور جب گارڈ کو اتار کر انہوں کیا گیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کے مقابلے میں آجکل لا دا بینڈ لا دا بینڈ کی حالت بہت پہنچے۔ کیونکہ اس وقت حکومت کے لوگ خود تشدد چھیلا تھے آج وہ لوگ تشدد کر داتے ہیں بنکی افلاتی بنیاد ہی تشدد پر کسی گئی ہے مجھے معلوم ہے کہ میرے علاقہ انتخاب میں آباد کاہر دن اور اقلیتیں کے گھر دن میں لوگ پہنچتے ہیکہ جانتے تھے اور مجھے کے موقوفے میں ان کو دُن اور حکومت کے دوست نہ گئے۔ کیا یہ صبور ہے ہا ایک لیڈر معاشر نے کہا مرشدنا۔ کی کے مطابق ۴۰ ہزار کی آبادی ہدفی ہے اور دوست درج ہے تے دشمن مولا کھر۔ یہ موضع ہم کو بھی دیا گیا اور کہا گیا کہ اگر اور دوست نکسو اسٹریں

لکھوا دہم نے سہاگ دوڑ کی مگر مسلم نہیں تھا کہ جبور نے ڈوڈٹ لکھے ہیں۔ سہیں سہارے سے  
خانہ بد دش اپنی جگہوں پر نہیں مل سکے اسلئے ہم لئکے صحیح دش نہیں لکھوا کے لیکن  
ہم کو پتہ نہیں کردہ جبور نے ڈوڈٹ لکھوانے کے لیے فرمائے ہے لئے ذرا ملا حظہ فرمائی  
میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح پہلے قریباً امن دامان کا سلسلہ بہت پڑھا دے اسے مزید  
پڑھنا یا جایا میکا کا ادا اگر اسپر مزید خرچ نہ کیا جائے تو میرے خیال میں سہارے شہری افغانی  
سے وہی زندگی بسر نہیں کر سکیں گے ..... میں سمجھتا ہوں کہ لا اور اینڈر ڈر کو برقرار  
ر کریں اور اسکو مفید رکھ کر نہ کے لیے مزید خرچ کیا جائے بکروں کا اس کے خرچ ہماری کوئی  
اسکیم اور کوئی سبھی ترقیاتی کام پا اپنے تکمیل شک نہیں پہنچ سکتا جب تک لا اور اینڈر ڈر مستحکم  
نہ سہ۔

جنابہ ایمان میں اپنے ختم ادست علام محمد حسن شاہ کاشکر گزار ہوں۔ کم اہم ہوئے نے  
سچ بجٹ کی عوضہ اندرالی کی افادہ ان کی دنارت سے کسی کو بھی کوئی شکایت نہیں سہی گی۔ دوہرے  
ذرا ایک تقریب کار ایک عالم دریں اور خدا دست شعماًت ہیں اور دن رات اپنے کام میں  
معروف رہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کا سہارے ساتھ ہر نا ایک رحمت خداوندی  
کی بہا مند ہے۔

### (رتایاد تینے و آفسرے)

مناب میں پھر لا اور اینڈر ڈر کے طرف آتا ہوں بہت سی باتیں کی گئیں۔ ہمیں یہ بتا  
یا گیا۔ کہ ایک اے۔ جی جی سرداروں کے ذمیتے تمام بلحستان میں امن دامان کو کنٹرول  
کیا کرتا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سرداروں کو ختم کر دیں پسچھتا ہر ہن کر  
کیا اپ کو لا اور اینڈر ڈر کار ہے یا کسی کو ختم کرنا مقصود ہے؟ اور میں مزید  
کچھ نہیں کہوں گا کہ اپ دا یہ سی اس بد راستہ نظام کی طرف لوٹنا پاہتے ہیں؟ کہا اپ پاپی  
افٹ۔ سی۔ آرہ لانا چاہتے ہیں دوہرے اسی قسم کے نظام ہتھے اگر اپ ڈسی طریقے اب  
بھی بارج کر رہا چاہتے ہیں تو رائج ہو سکتے ہیں میں سیکھا ہوں لکھا کیا زندگی نیا طریقہ کارہ اور نئی  
پورا سکو نہیں مانتا گی اور سرداروں نے اس کا شرعاً سوچ کر تسلیم نہیں کر سکی گی۔

### (مدخلتے اور آپ سے کے باتیں)

ادر سے بھائی میں ادا سکی خالفت کر رہا ہوں میرا مطلب یہ ہے کہ ہم اس مزدیلوں کے ذریعے عوای نامندگی کے ذریعے امن دامن کے مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سرداروں کے ذریعے ایسا نہیں کہ ناجاہضہ لیکن میں آپ سے یہ ضرور مرضی کردن گا کیونکہ کچھ ایسے دو گھنی ہم کو اس حکومت کو حتمیاً فراہم کرنا چاہتے ہیں۔ جناب! میں اپنے موزع دست کی خدمت میں مرضی کرتا ہوں کہر پکھو دگ جو آپکی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور ان کو سردار کہا جاتا ہے اب دست میں اور خالفت یہی کچھ قیمت دہنے پڑیں گے اس وقت چند ہی سرداروں میں جو قوم کا استعمال کر رہے ہیں اور سرداروں کے آپ بھی خلاف ہیں۔ عالم بھی خلاف ہیں اور ہم بھی خلاف ہیں۔

### (تایار)

ادر یہ سردار دہ ہیں جو کہ اپنے علاقوں میں نرقا سکوں کھولتے رہتے ہیں اور نہ ہی سرگیں بناؤنے دیتے ہیں اور اپنے علاقوں میں کوئی کام بھی کرنے کے لیے ہمیں چھوڑتے اپنے لوگوں کو دہ کہتے ہیں کہ اگر اسکوں کھولیں گے اور تمہارے درود کے اسکو دوں کو جائینگے تو .. . . .

وزیر تعلیم وال اطلاعات (پانٹ آف ارڈر) جناب ہم جیران ہیں کوہ سردار کون ہیں؟ ان کے نام کیوں نہیں لئے جاتے؟

### (آوازیں اپ سے کے باتیں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ آپ بیٹھ جائیں اور اہمی اپنی تقریر کرنے دیں۔

وزیر خزانہ۔ جناب یہ میرا حق ہے چاہے نام لوں یا نام لوں باتیں اور مدخلتے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ میں کہہ رہا ہوں۔ آپ حضرات خانوشاں سے تقریر میں طریقہ

بھی ہوتا ہے بعد میں آپ کو موقع دیا جائیگا۔ بھی جو پکھوڑہ کہہ۔ ہے میں اسکو سیں۔

وزیر خزانہ ۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر تمہارے رو کے اسکوں کو مجھے تو ماسٹر صاحب ان کو خراب کر دیں گے انکی عادتیں خراب ہو جائیں گی۔ ہیئتیں ہنیں ہونا چاہیے دہان ڈاکٹر خراب ہوتے ہیں میں کہتا ہوں کہ جو لوگ اپنے لیئے اسکوں مانگتے ہیں انہیں کیوں ہنیں دیا جائیں؟ میعاد دسال سے کہہ رہا ہوں۔ کہ میرے کا نک گاؤں کو ہاں اسکوں خود۔ اور میرے کی بات یہ ہے کہ یہ اسکوں منظور بھی ہو چکا ہے لیکن پھر ہنیں مل رہا؟ کیون یہ سماں اس سیم کا کافی قصر ہے۔

### (آواز یہ)

کہتے ہیں رد ڈنہیں بننے دیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے علاقوں میں رد ڈبناؤ۔ مگر ہنیں بنائے جا رہے اور جہاں کوئی ہنیں چاہتا کہ رد ڈنہیں دہان پر ترقی بنائے جا رہے ہیں یہ عمیب، بات ہے اتنا یہ بھی سردار ہیں جو چاہتے ہیں کہ اسکوں ہو اور سردار ہنیں اور دیگر سہر لیں لوگوں کو ہمیا ہوں۔ اور عوام کی فرقہ ہو۔ لیکن لڑکہ شاہی کا سمیم ایسا ہے کہ رد ہنیں چاہتے کہ ایسا ہو جائے۔ دہا یسی پنگ چاہتے ہیں جہاں مفاد ہو۔ تو جو چاہتے ہیں ان کو پہلے دادا در جو ہنیں چاہتے ان کو بعد میں دھریں یہ کہتا ہوں کہ سب سردار ایک قسم کے ہنیں ہیں کچھ عملی سردار ہیں جو لوگوں سے ٹیکس لیتے ہیں۔ جو لوگوں سے ششک دھول کرتے ہیں۔ جو لوگوں سے بنے لیتے ہیں اور ہر دنبے پر ایک دنبہ لیتے ہیں۔ اور لوگوں کو سندوق دیکر ہاتھوں پر بخیج دیتے ہیں۔ اور اسکے مقابلے میں کچھوا یسے سردار بھی ہیں جو پنج علاقوں کے لیے اسکوں چاہتے ہیں اور لوگوں کی ترقی چاہتے ہیں تو خدا را کچھ فرق تو نہیں چاہیے دوست اور دشمن کی کچھ تباہ کرنی چاہیے۔

### (ربائیت۔ قہقہہ)

جناب دالا! اس کیلے پر مختلف۔ پاتیں کی گئی ہیں سب سے بڑی بات جو اس کیلے کے ملافت ہی گئی ہے دیہ کہ سرکار کے لیے ورنکے بھی ہنیں رکھے گئے۔

جناب والا! میں اپنے کو بتاتا ہوں! کیسے کچھ بھی نہیں دیا گیا ہے؟

وزیر تعلیم و اطلاعات پاؤٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں نے کہا تھا کہ نئی سڑکوں کے لیے اس بیٹے میں کچھ بھی نہیں دیا گیا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ سڑکوں کے لیے دوسرے کے نہیں دئے جائتے ہیں۔

(آپ سے کہ باتیں)

وزیر خزانہ جناب امیرے خیال میں یہ کوئی پاؤٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ وزیر صاحب اپنی بارے کا بہرہ بات کر دیں۔

جناب! اب آپ قرطاسی ابیض کے صفحہ پر پردہ ملاحظہ فراہیں تو معلوم ہو گا کہ پانچ کروڑ اور پنیس لاکھ روپے کی رقم کمی گئی ہے۔  
(شور و عنل)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر آپ حضرات اس طرح کاملا ہو رہے تو گئیں۔ ہر ایک کی اپنی باری ہے۔  
ریسان صاحب آپ اپنی تقریر جاری کر گئیں اب کوئی بھی اعتراض نہیں کرے گا۔

وزیر خزانہ اب معاصلات کی درمیں دیکھیں تو چار کروڑ روپے لاکھوں رقم ہے اور اس میں مشینری سول درک اور دیگر ملا کر کل رقم پانچ کروڑ پنیس لاکھ روپے بنیتی ہے تو جناب پر بھٹک کا ایک بڑا خصہ ہے۔ ہم اس کے علاوہ اور کیا دیں تاکہ منشی اور سپر شنڈنگ انجینئر اسکو مزے کے ساتھ رکھا گیں اور مزے کریں۔ اس سے زیادہ پیشہ۔  
(شور و عنلے)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر آپ سب بیٹھ جائیں اب اہل اسنٹ کامروں ان پسندیدہ منت کیلئے

ملتوی کی جاتی ہے۔

(احلاس ۱۲ بجکر، منٹ پر ملتوی ہو گیا)

(احلاس ۱۳ بجکر، سمنٹ پر زیر صدارت میر قادر خاں بچپ دُپیا پیکر شروع ہوا)

**وزیر خزانہ** جناب اسپیکر ایساں سے میں نے اپنی تقدیر منقطعہ کی تھی دہن سے اپنی بات شردی کرتا ہوں۔ اس سے پیشتر میں آپ کے وسط سے موزر عبزان کی خدمت میں عرض کر دن گا کہ.....

**سرڑپیٹی اسپیکر** - رئیسان صاحبین آپ اپنی تقدیر جاری رکھیں۔ اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو میں پنٹ نہ گا۔ میں یہاں پر یہٹھا ہوا ہوں نظرت کوئی۔

**وزیر خزانہ** جناب میں آپ سے ہی امید رکھتا ہوں کہ بیزرسی مداخلت کے عجھے تقدیر طور رکھنے دیا جائے گا۔ اگر بعد میں کسی کوئی بات کا حوالہ دیتا ہوں تو ضرور بدیں۔ جناب والا اسیں اس صوبے کے لیے سڑکوں کے پرد گرام کے بارے میں پوچل رہتا ہے کہ سڑکوں کے لیے کس قدر رقم رکھی گئی ہے۔ تو جناب میں نے بتایا تھا کہ میر ترقیات کاموں کے لیے پانچ گروہ انتیں لاکھوں روپے رکھنے گئے ہیں اسیں سڑکوں کی مرمت دیزہ کے لیے بھی حصہ ہے مگر میں نے جو حالت دیکھی ہے چند روز قبل میں ضلع ڈرب گیا تھا۔ یہاں سے قلعہ سیف الشہر تک تراستہ ٹھیک تھا۔ اسکے بعد کہیں پر کوئی ٹکڑا بنایا تھا۔ اور کوئی نامکمل تھا۔ یہاں تک میری گاڑی ملاتے ہیں پھنستی گئی اور ہم فورٹ سٹی میں بک دھکا لگاتے ہوئے تپچے اور رزے کی بات یہ کہ ایک جگہ پر تو میرے ساتھیوں کو گاڑی کو اٹھا کر نکالنا پڑا ایسی سمجھا کہ شامدر چھپنکہ سڑک بن رہی ہے اس لیے یہاں ایسی حالت ہے اس سے آگئے ٹینی فورٹ میں نہیں سے مانی خواہ اور پھر آگے رہنے دھانا سرکو جاتی ہے اور پھر دیزہ اسماعیل کو سڑک نکل جاتی ہے مجھے اس روڈ پر جانے کا موقع ملا۔ مانی خواہ کار روڈ بانکل خستہ حالت میں پایا۔

چونکہ یہ آگے دیروں اسماعیل خان کا طرف جاتی ہے اور یہ بہت اہم سڑک ہے۔ جب انہوں نوں  
لئے اسکو تعمیر کیا تھا اسی وقت بھی اسپر کر دڑوں روپے صرف ہوئے تھے۔ لیکن اس روڈ  
کی حالت یہ ہے کہ جہاں پر جو چیز بہہ گئی ہے کسی قسم کی مرمت ہیں کی گئی۔

(چند نہ سمجھو میں آئے دامے آدائیں)

میں درخواست کردن لگا کر آپ سینیں۔ جناب اسپر کر دڑوں روپے صرف کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ عالم  
فرمائیں اگر وہ مجھے بہ نہیں تو بلوں۔ جناب اسی پر دڑ پر اس علاقے کا کافی بارہ ملا رہے  
لیکن تو پاکستان ایک بھی ملک ہے جبکہ پٹ کا علاقہ ہے۔ جبکہ پٹ کے لوگ بھی اپنے کار و بار  
کے لیے بیکھڑا باد کو آتے جائے ہیں اور اگر ہمیں کسی کو جھٹ پٹ کو جو نکل بلوجپتنیں میں ہے  
اسی پیمان کو نہیں کوئی آباد تک رد ڈھینیں سہی چاہیے۔ ملک سمجھتا ہے  
یہ بہت غلط بات ہے اسی علاقے کے لیے یہ رد ڈھینت زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور اس  
رد ڈھنگی حالت یہ ہے کہ اسکی خستہ حالی کا اندازہ لگایا ہے کہ اسکی عطا فتویٰ دیواریں سب گیر چکی میں  
اور ہمیں نے خود اپنی جیب چلا کر ہانچے میں دس میل کی رفتار سے اسی اہم رد ڈھنگ پر سفر کیا  
پھر بھی کہا جاتا ہے کہ بھی بھی میں رد ڈھنگ کے لیے کچھ بھی ہیں رکھا گیا میں کہتا ہوں کہ اگر اس  
رقم کو صحیح محسنوں میں خرچ کیا جائے تو تردد کی اسی اہم سڑک کو بنایا جا سکتا ہے اور  
اسی طرح سے فرشت سندھ میں سخت رہ دڑ ہے دھنگی نہایت خستہ حالت ہیں ہے اور  
اسکی ذرہ بھر مرمت بھی ہیں کی گئی ہے جہاں پر تھے اور سب کچھ تباہ ہو یہ باد ہے ایک دفعہ ہمیں ہزار  
گیا اور متعلق ایکیں (L ۴۶) کو مبارکباد ددن کا حال انکہ ہاں رد ڈھنگ کے لئے مگر کام  
نہایت اچھا ہوا تھا نہ معلوم دہ ہوں تھا۔ جب گزشتہ اکتوبر ہیں خانہ تھیا لھاؤ کچھ روڈ  
پر کافی دور دیاز تک بہت اچھا کام ہوا تھا۔ جو اچھا کام کرے کا ہم یقیناً اسکی تعریف کر شیئے  
اور اسی شخصی کو ترقی دینگے جائے ان لوگوں کو ترقی دینے کے جنکا حق بھی ہیں بنتا کر ان کو ترقیان  
دی جائیں۔ جناب PAPER ۱۷۰۰ در قرطاس ابیض) میں دلپول کے بارے میں کہا گیا  
ہے کان پر، ۵ فی صدی کام مکمل ہو چکا ہے۔ یعنی ایک پورا لی اور دوسرا سوزن کا پل۔

اگر کام نہیں کیا گیا ہے تو یہ دزیر مواصلات سے کہوں گا کہ آپ اسکی وجوہات بتا یعنی۔  
کیونکہ اس بحث میں اسکے لیے رقم رکھی گئی ہے اور دہ بنا یہ کام موزا یوان کے سامنے کیوں  
عقلط بیان سے کام لیا گیا ہے اور ماگرا اسی میں میرا بھی لگا ہے تو یہ بھی سزا کا مستحق ہوئی،  
اس ایوان کے سامنے ایسی علط بیانی ہٹیں ہوئی چاہیے جیسا کہ میرے معزز دوستوں نے کہا کہ  
ایک پتھر بھی نہیں ہے جیکہ کہا گیا ہے کہ ۵۰ صدی کام دندن یلوں پر چکا ہے اسکے لیے میں حضرت  
چاہتا ہوں اور یہ بھی بتانا چاہتا ہوں اسلئے کہ میں دزیر خزانہ ہوں؛ اور اپنے ضلع کے لیے  
میں کچھ نہیں کرہ سکا۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ اس نے اپنے علاوہ کو زیادہ ترقی دی ہے میرے  
اپنے ضلع کھجور میں پانچ سب ڈڈیڑھ ہیں ان میں بیجا اس سڑکیں ہیں اور جبکہ کل لمبا ۳۴۷ میل  
میل سہما دریک سٹاپ ۵۵ میل ہیں۔ اور سینکلنر ۹۱ میل ہے۔ اس ملے آپ اندازہ  
لگائیں کہ ہے نے کتنی فراخ دل سے دیگر اصلاح کو رقم دکھیں تاکہ کوئی انتراض نہ کرے کہ میں نے  
اور میرے محترم دوست دزیر مواصلات نے اپنے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ پاٹ کو تھڑے پیش  
میں بدلیک سٹاپ ۱۸ میل ہیں۔ اور سینکلنر ۴۳ میل ہیں جس سمعحتا ہوں کہ کوئی یہ نہیں  
کہے گا کہ یہ بحث منصفانہ نہیں ہے اور جب دوسری دفتر اگر کوئی اور دوسرے دزیر خزانہ ہو گا۔  
تو ہم ان سے کہیں کہ کہہار کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اور میں اپنے دوست دزیر مواصلات  
سے درخواست کر دیں گا کہ ترقی دیتے دلت ایک تقدیر یہ دیکھیں کہ کون سے انہیں  
سیاری ہیں اور تینیم یا فتح ہیں اور ترقی کے حقدار تقدیر ان سے کام ہیں۔ اور صرف رہنماء  
بنائیں جناب عالی اگر ہم پولیٹی خارم (مرغی خانہ) کھولیں تو۔ دہ بہ کیسی گے کہ دیگر تو تجویز کے  
مرد ہے ہیں اور تم مرغی خانے کھولوں رہے ہیں۔ اور ان مرغیوں کا کیا فائدہ جیسا کہ مرغی نے  
بسکار خ ۲ انسان کی طرف لکھا اور دہاں عقاب اٹھ رہا تھا تو اسکا پکڑنے کی کوشش کر رہی  
تھی تو جناب ہم دہ مرغیاں نہیں پالیں گے ہم کھانے کی مرغیاں پالیں گے پر وہ فرماتے  
ہیں کہ پان ہٹیں ہے پانی کا بند دبست کر دیں۔ میں سمعحتا ہوں کہ ان کے خیال ہیں ایسا پانی ہو  
جو خواراک کا کام بھی دے میں خواراک پان ایک ہی ہو۔ جناب یہ سے پان کا بند دبست دی  
جسیں ایک ہی دلت ہیں خواراک اور پان اکٹھے ہوں تو وہ بند دبست ہم کو دیکھے آپ بالحل بخکریں۔

میرے خیال میں بغیر پانچ سو کتابب کجھی نہیں کھایا جا سکتا۔ بغیر یاد کئے مرغی کے ننگے کھاتے  
جانشید گئے؟

جناب! باقی اسکوں اور کالمجنوں کے بارے میں معرفت کو چکا ہوں کہ ان کے لیے بہت

وقت رکھی گئی ہے۔ ادب سب ہمارا مقتصر یہ ہونا چاہیے کہ ہم مزید نہیں اسکوں اور  
کالمجنوں کو کھو لئے کیجاۓ پہلے سے کھو لے۔ مگر تلسی اور دن کی دیکھ بھائی کوئی اور انکے  
معیار کو عمومی طور پر بلند نہیں تاکہ جب لوگ دہاں جائیں تو دہاں انہیں صحیح تعلیم مل سکے جائے  
اسکے کاروبار میں مقامات بن جائیں۔ ہم نے مزید تین کالمجنوں کو کھو لئے کا انتظام کیا  
ہے اور اس سلسلہ میں دزیر تعلم سے گزارش کر دیں گا کاروبار ان کالمجنوں کی تقیم کا صحیح جنبد  
ست، کریں دیکھیں کہ کن کن املاع میں اسکوں زیادہ ہیں دہیں کامیڈیں جیسے کہ کچھی کا فصل جو  
ان کا اپنا فصل کچھی ہے دہاں آٹھ ان اسکوں، میں میرے خیال میں بہاں اسکوں زیادہ ہیں دہی  
علاقوں کا صحیح کام ساختی ہے اور دہیں کامیڈیں بنایا جائے۔

جناب! بڑا مسئلہ خواراک کا ہے آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہم نے ذرا عات کی ترقی کے لیے بہت بڑا  
پروگرام بناد کھا ہے یہ کہلیکی کو مکران کے عالم کے لیے دہاں ذرا عات کی ترقی کے لیے سماں کے ایک  
ٹیوب دیل کے اور پچھوٹھی نہیں کیا ہیا اگر آپ دیکھیں تقریباً ذرا عات اور سماں کی پانی کی اسکیم کے لیے  
۱۰ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اور اس سے دہاں ذرا عات کی ترقی کا کافی داد دہارا ہے اور  
سینٹر سر میں پانی کے لیے پانچ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اور ٹردر زائرگشن اسکیم کے لیے  
ایک لاکھ ۷۰۰ پڑا رہا ہے اور رکھے گئے ہیں ڈسکو رائز اسکیم کے لیے ۲۰ لاکھ روپے  
رفثان کی REMODLING کے لیے ۳۰ لاکھ روپے سنجان ایکیشن ۳۰ لاکھ روپے نہ گول  
دہیا کی اسکیم کے لیے لیے ۵۰ لاکھ روپے ایک ٹیوب دیل جس پر نکتہ چینی کی گئی کہ صرف ایک  
ٹیوب دہل نکالیا جا رہا ہے اسہا دیکھیں گے جناب! یہ لذت نام کا ٹیوب دیل ہے اور جی بہت سے  
ہیں اسکے علاوہ مسزہ بھر معاہدیں ملاحظہ فرمائیں صرف مکران کے لیے ترقیاتی کاموں کی مدربیں  
۵۰ ہائکڑ روپے کی رقم ہمیاکی گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ مکران کے عوام اس  
سے خود منشیوں کے کراؤ بادی کے نتائج سے کسی بھی ضائع کے لیے اس قدر رقم ہیں

و کچھی نئی ہے اور جناب میں یہ کہوں گا کہ خود اک سارے ملک کا اتنا نازک سند ہے کہ ہم سب کو اس طرز اپنی توجہ مبذول کرنے چاہیے دنیا میں خود اک کی کمی ہے جب میں اسلام آباد میں دنیز خود اک ذر راعت تھا مجھے معلوم ہے ہم بیردن حمالک یعنی گندم کس نرخ سے لاتھے افڑیں یہ گندم کراچی سورد پے من کے حساب ہم تک عجیتی تھی۔ اگر ہم محنت درکروں اور گندم کو پیٹاوار نہ کریں تو شاہد ہم جیس قدر نہ مبادر کا یہاں گئے وہ گندم فربتے ہیں مرغ کو ہری گے اور ملٹا ہمیں تام ترتیبی اسلیمیں دھرمی کی دھرمی رہ جائیں گی۔ اسکے لیے ہم نہ ہیں۔ ہاں تک ڈنڈر ملکوں کے ہیں تاکہ یہاں زراعت ترقی کرے ہم بندہ بنا یئیں ہا در پالن کی خفالت کریں تاکہ زیرزین باتیں کی بہتان ہو سکے اور اس طرح سے ہماری خشک تہیں بھی بہتر ہو سکیں۔ جناب اپنے زراعت تحقیقات کے بیڑ ترقی نہیں کر سکتی اور آجھل دنیلکے کسی بھی شبھے میں نئی نئی تحقیقات کرنے پڑتی تھیں ذر راعت کے لیے ہم اپنے تبر باتی فارموں کو ترقی دے رہے ہیں۔ اور یہاں مرکزی حکومت کے لئے سلطان یا یونیورسٹی ریسرچ کے لیے ہے گا ادارے کے کام شروع کرنے کے بعد کافی ترقی ہو گی۔ اور ہم زیادہ تحقیقاتی ادارے یہاں بنایئیں کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ بیڑ تحقیقات کے زراعت ہمارے ہاں ترقی نہیں کر سکتی ہے اور میرے دوستوں کو پہ سن کر خوشی ہو گی کہ جب میں اسلام آباد میں تھا تو میں نے زرعی ریسرچ کے ادارے کو کافی ترقی دیا اور ہم نے بہت کام کیا جس سے کافی ناگزہ بھی ہوا۔ اور یہاں بھی ریسرچ کے ادارے تمام گئے جناب شاہد میرے دوستوں کو معلوم نہیں ہو گا۔ میکن ابھی کچھ مردھہ ہوا ہے کہ ٹڈی دل ملے خاران میں، اذانے دئے اور دناتی حکومت کے ادارے نے جو اس مقصد کے لیے تمام ہے، اس پر بطریق احسن تابو ہایا، اور اس طرح خاران کو اسی آفت سے بچا لیا گیا اور پھر یہ دل انگلستان سے آئندگے اور انکو ہوا جہازوں کے دھریں چاہیں میں قابو پا لیا۔ اور اب ٹڈی دل کا خطروہ بال محلہ نہیں ہے اس لیے میں دناتی حکومت نباتات کو مبارکہ کیا جیسی کہ تاہم ہوں۔

(ایک آزاد۔ کیا یہ سازش تھی؟)

ہنس جی میں اسکو سازش نہیں کہوں گا۔ میں عنده بت بھی نہیں کہوں گا اسی پر اپنی سمجھتے ہوں کیونکہ تھوپ پری ان کے نزدیک رہتے ہیں میں لڑاتنے در سے بھی سب کو اپنے ادارے دست سمجھتا ہوں خدا ان

کو ہدایت کرے۔

خوبیک پہنچانے کے لیے بہت بڑی رقم ہم گندم کی خرید کے لیے اور پھر اسکو لادنے کے لیے اور بعد میں بوریوں میں بھر لاد کے لیے خرچ کرنے ہیں لگز شد سالوں میں یہ رقم ہم کو روکھی مگر اس بجٹ میں ہم نے اندازا۔ آٹھ کروڑ روپے رکھے ہیں تاکہ ہم ہر گوشہ میں گندم مہیا کر سکیں اسکے لیے میں خود رکھوں گا اور جیسے گہرے میں پہنچے کہ بھل چکا ہوں کہ دنیا بھر میں گندم کی کمی ہے اور پاکستان چونکہ ایک غریب ملک ہے اسلئے یہاں اسکی بہت کمی ہے اور ہمارے باس پاہر سے گندم خریدنے کے لیے نہ مبادلہ کہیں ہے۔ لہذا ہم میں سے ہر ایک کامیاب فرضی ہے کہ یہ دیکھیں کہ ہمارے ملک سے گندم کا ایک دانہ بھی باہر نہ جائے باتے۔

### (رتایا)

کیوں کیاس طریقہ سے صرف گندم ہی باہر نہیں جائیگی بلکہ اولاد کی پیسر بھی جائیگا۔ اور دبھی تو منافع سوتا ہے جو کلمے نے دالے کیا جائے ہیں۔ میرے دست مورکران سے تشریف لائے ہیں ان کے علاقے کو گندم پہنچائے پر بہت خرچ آتا ہے اور یہ تقریباً سو روپے فی بھری نائز خرچ آتا ہے۔ اور پھر بند رگاہ اور جہاز کا کمایہ دیگرہ پر تقریباً ۷۰ روپے فی من بنتا ہے میں آپ کو بتاؤں کہ چینی کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ ہر جگہ اسکی سپاٹی کی خارجی ہے گندم اور چینی کے عاملے میں ہیں پاکستان کے دیگر صدوں کا شکر پا دا کہتا ہوں کردہ مہیں بہ اشیاء ہم پہنچاتے ہیں کیوں کہ یہاں گنم ہے چینی ہم پیدا نہیں کر سکتے اور کمی بھی ہمیں دہ دے رہے ہیں۔ اگرچہ کمی ہمیں ضرورت کے مطابق مہیا نہیں کیا جاتا تاہم ہم اتنے شکر گزار ہیں اور ہم خود بھی کا پلانٹ ٹھہرے ہیں۔ یہ بلوچستان ڈیلپنٹ اخواری کے زیر انتظام لگایا جائیگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہ پتھر کام کر رہے ہیں کبتوں کے باہر سے کمی حاصل کرنے کے علاوہ ہم یہاں بھی تیار کر سکیں گے عموماً یہ طریقہ سوتا ہے کہ اگلا بھی چیز کسی کے پاس ہوئی ہے تو دوسروں کی طرف سے کچھ آجائیں گے۔ اور یہ متعلق ذیں صاحب کو مبارکیا دیتا ہوں کیوں کہ اہنوں نے بتایا ہے کہ اس منصوبہ پر بہت عالم کام ہو گا۔ اور ہم منتظر ہیں کے ہم کب اپنے کارخانے کے بنے ہوئے کمی کے پڑا سخت کھائیں گے۔

قہقہہ

جناب! ڈیزیل اجنب کے متعلق میں اپنے مقررہ مہران سے مقرر تھا وہ ہوں یعنی میں یہ تاؤں ہم کی پادری صاحب بھی جو کہ خود ایک بناستھریں اور عمر صاحب بھی ایک بناستھری کی حیثیت ہے جسکی سفارش کرتے ہیں۔ یا کسی دیپٹی کمشنر کی طرف سے محقیقتاً کر کے چھوٹی سی بھی جا قاتے ہے جو کہ بڑے لمبے کاغذ پر سوتا ہے۔ لیکن بھر بھی میں مشورہ مدد گا کہ ایسے ہم مل کر اپنی کیلئے تشکیل دیں جو کہ ان پر غور کرے۔

### (تالیف)

جہاں تک میرا خیال ہے کہ دیپھی ترقیاتی بردگرام کے مت بھی ڈیزیل اجنب کی امداد کے نئے بھی پچھوڑ کھا گیا ہے اور ہمارے پاس اگر مزید رقم بھی ہوں ہم ڈیزیل اجنب ہم پنجاہے کے لیے امداد دیں گے۔ تاکہ عوام کا بھلا سہر کے ملکر میں یہ بھی بتا دوں کہ ڈیزیل اجنب کی طلب بہت بہتے ہے اس اگر اسکو عوام کے بعد ملے تو بہت منہکا پڑے گا۔

### (اس موقع پر خان محمود خان اچکزی کھڑے ہوئے)

مسٹر رٹنی اسپیکر۔ مسٹر محمود خان آپ بیٹھ جائیے اور مداخلت مت کر جو ہے، اگر پوانت آنڈر پر بہ لدا چاہئے ہیں تو قاعدہ کا حوالہ درج کر دینے تشریف رکھئے۔

ڈیزیل خزانہ ساتھ ساتھ دیگر چیزوں مثلاً اجنب دیزیل کی قیمتیں بھی بڑھ گئی میں اور جو چیزوں ڈیزیل اجنب کے استعمال سے پہلا ہوئے ہو دے بھی ہنسنگی ہیں آپ دیکھ پیاری کی قیمت کتنی بڑھ گئی ہے آور کتنا منہکا سہر گیا ہے گندم کی قیمت کتنی بڑھاد کی گئی ہے یہ کہنا کہ صرف ڈیزیل اجنب منہکا ہرگیا ہے اور دوسرا اشیا پر اثر ہیں پڑا تو میرے خیال میں یہ بیخ ہیں ہو گا۔ اور یہی سمجھتا ہوں کہ اگر دو کوشش کر کے کاشتکاری کروں اور کھاد کا استعمال کروں تو ہم ڈیزیل کی نسبت سے اقتصادی طور پر دو فربادیوں کا سپکیں گے

### (مداخلت)

جس راستے کیے جیں کریں گے۔

جناب والا اختر میں۔ اگرچہ میں بہت کچھ کہنا جا تھا تھاملے پور کے میرے فاضل دوستوں نے اتنا کچھ کہا ہے کہ میرے لیے کچھ کہنے کو نہیں چھوڑتا۔ میں یہ خود کہوں گا کہ میں نے یہ کہ کے دکھا دیا ہے کہ یہ بیٹ مخصوصاً نہ بخادر اس سب کا خیال رکھا کیا ہے اور اگرچہ میں خود دندر خزانہ ہوں اور میرے دستے کو فلکرانہ کیا گیا ہے میکن پھر بھی میں یہی کہوں گا کہ جہاں تک سارے صد ہے کا جھوٹ تعلق ہے اس بیٹ کو اس طرح سے تقیم کیا گیا ہے کہ ہر ایک کو یعنی ہر شعبے اور زندگی کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے شخص کے لیے گناہش رکھی گئی ہے اور آگے چل کر یہ انشاد انس سے بھا نیاد کریں گے اور یہ کہنا کہ نئی سڑکوں کے لیے کچھ نہیں دیا گیا ہے لیں اپنے فاضل دوست کی خدمت میں یہ عرض کر دن گا۔ میکن وہ میری بات پر تھیں نہیں کوئی تھی مگر مجھے بات فروخت نہیں پڑتا ہے۔ کیا کر در،؟ تاکہ جواب میں یہی یہ کہوں گا کہ کیوں نئی سڑکوں کے لیے کچھ نہیں رکھا گیا۔ اس لئے کہ آپ نے یہی رقم کو تو پڑھ لیا ہے نہ کاموں پر خرچ نہیں کیا ہے اور کام اور صورت سے ہیں اصد فتح نہیں ہے۔ اگر آپ صحیح جنزوں میں کام کرئے تو یہ رقم اس سال نئی سڑکوں کے لیے ہے۔ لیکن یہ تکمیلہ و کام بکل نہیں کیا ہے اور پھر اس جھی ہر کہیہ کا ملک ایسا ہی ہوتے والا کہ شاید اسے اس سال کی رقم بھی اسی میں ضریب سجد ہی ہے اگر آپ کا عکس پڑھ کا ہمکمل کہ لیتا اور صحیح محتوا میں سا اس سال کام کرتا تو آپ کو نئی سڑکوں کے لیے رقم ملتی مثرا عجیب انس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ کے تاہم کی وجہ سے نئی اسکیں بخوبی سکیں۔

(رائے کی پڑتائیں چہ سیکو نیاں)

مناب اسپکر ایں آپ کے قد سلطنتے اب ان سب کو جنزوں سے اس بیٹ کو بنایا ہے اور ہندہ میر ترقیات د منصوبہ بند کی جناب حلوی صاحب محمد صاحب کو نبھی مبارک باد دیتا ہوں کہ ان حالات کے تحت جہاں ہم نے تقریباً سات کروڑ روپے کی مسٹریوں بہ بندگی کی تھی۔ اور ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ ہم پسہ فراہم نہیں کر سکتے تھے۔ مگر اس لکھوار کی رقم میں بھی اپنوں قو اتنا اچھا بیٹ بنایا اور بڑی اچھی منصوبہ بندگی کی

میں ان کے حکمہ مصوبہ بندی کو بھی مبارک ہاد پیش کرتا ہوں۔ میں سکریٹری مالیات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے اس بجٹ کو بنایا۔ میں حصہ لیا ہے اور صدر بخزان جنہوں نے بنیادی طور پر اس بجٹ کی مخالفت نہیں کی ہے۔ انکو بھی مبارک ہاد دیتا ہوں اور اپنے میز زد دست سردار اندر جان کھران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بجٹ پر کوئی نکتہ چینی نہیں کی اسلئے کہ یہ ان کو پسند نہ ہو گا۔ میں پھر بھی بھی کہوں گا کہ جیسا کہ ذمہ صاحب حکمہ دھرت دیکھا تھا قیامت پر دگرام نے فرمایا ہے کہ الہیں تین مرکز کھولنے میں جن کے لیے انہیں رقم درکار ہے تو میں ان سے دعوه کرتا ہوں کہ یہ مرکز مکمل اسے جائیں گے اور اسکے لئے جہاں سے ہوار رقم ہمیا کی جائیگی۔ آخر پیش میں جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے ایوان کا بہت دقت دیا ہے۔ احمد جو باقی میں نے کیں ان میں سے چند چھی بھی ہوں گی اور چند ایسی بھی ہوں گی جن کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن جب انسان کچھ کہنے کیلئے کھڑا رہتا ہے تو سب باتیں کرن پڑتی ہیں تو میں اسلئے مشکر ہوں کہ اپنے مجھے ہر دھمک سے سنا اور مجھے اتنا کچھ کہنے کا موقع دیا۔ اور جو حضرات مجھے موقع نہیں دینا چاہتے تھے۔ کہ کچھ کہا انکو میں آپسے ہدایت کی کہ میری تقریر کے درخانہ رکاوٹ پیدا نہ کریں۔

میں اپنے فرانس سے کوتا ہی بر لاقوں گما اگر میں بڑے افسوس کے ساتھ وہ کہوں کہ ہمارے سامنے پیٹھے دلے عالم ساتھی نہیں ہیں۔ یقیناً اگر وہ ہو ستے لادہ بہت سی نکالیں کرنے اور ہمیں انکو حواب کا موقع مل جاتا ہو سکتا ہے میں ایک گھنٹہ مزید بول دیتا۔ مگر میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے خوشی ہے بلکہ مجھے افسوس ہے وہ ہو جو درہ نہیں ہیں۔ یہ تو جہری تقاضے ہیں۔ کبھی ذہ بیان پیٹھے تھے ادب دہ دہاں پیٹھیں میں ان کو اسی باش پر ناماٹی نہیں ہونا چاہیے کہا بادھ دہاں کیوں پیٹھے ہیں۔ ابھیں واک آڈٹ ہیں کرنا چاہیے تھا جس کا مجھے افسوس ہے اور میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آجائیں کہوں کہا بہت بھی دقت ہے بجٹ پر مطالبات نہ پیشی ہوں گے کٹ موشن ہوں گے اور اس طرح وہ اپنے خلافات پیشی کو کہہ ہماری راہ منان کر سکیں گے۔ واک آڈٹ کوئی جہسوں کی لریقد نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بیان بیٹھ کر دہا اپنی جماعت دا پنچ پاکستان کی پر

خدمت کر سکتے ہیں۔ بجائے اسکے کہ دہ داک آڈٹ کریں۔ مجھے قوت ہے کہ دہ کل سے آ جائیں گے اور سہاری رہنمائی کریں گے اور اس ملک میں جو ہدایت کو مطبوع طور کرنی گے کیونکہ اب پیس سال کے بعد جمہوریت نذر کر رہا ہیں کے ہاتھوں سے نکل کر عوام کے ہاتھوں میں آگئی ہے اگر ہم اس طرح سے یعنی بجائے بات کرنے کے ہم چلے جائیں اور بجائے بحث کر لے کے ہم بندوقی کی نال کے خرچے اپنی مرضی منایں۔ میں سمجھتا ہوں اس طرح کہ ناظمہوریت کا علاوہ محروم نہ ہے۔ اور ان لوگوں سے جو جمہوری میڈر سہر نے کا دعویٰ کرتے ہیں کبھی بھی یہ دریش ہمیں رکھنا نہ ہا۔ کہ بجائے اسکے کہ دہ الیسی باتیں کریں جس کا ہم جزا بزیرے سیکھ دہ اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ اور اسی میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ آ جائیں اور جمہوریت کو مطبوع طور کریں۔ میں آپ سب کا اور دزیراعلیٰ صاحب کاشکر گزار مہر کے انہوں نے اس بحث پر سہاری رہنمائی کی انہوں نے اسکی دضاعت کی اور اپرمنڈشی ڈالی کہ مجھے زیادہ تکلیف ہمیں

اسٹان پڑی۔ شکریہ

(تالیف)

ہمسٹر ڈپیٹی اسپیکر۔ آپ آج کے ایجنڈے کے مطابق صوبائی محکومی سرمائی سے کتنے والے افراد پر بحث ہو گی اگر کوئی سہر صاحب افرادات پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہوں تو کر سکتے ہیں۔

وزیر صحت۔ جناب آپ کی اجازت سے میں فردی دو تین باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ایک قریب ہے کہ ...

ہمسٹر ڈپیٹی اسپیکر۔ مولوی صاحب صوبائی محکومی سرمائی کے افرادات پر اگر کچھ لوٹانا چاہتے ہوں تو سہر و نہ مزید کسی معاملے پر بات ہنسی ہو گلتی۔ اور اس

کی ہنورت ہے۔ اب تشریف رکھیں پھر میں اپنی المانگ کیسے بتا دیں مگر اگر آپ بگو تو  
کے خرچ ہائی کو رٹ پر خرچ اور اس سبیلی کا خرچ دیگرہ پر افہما رخیاں کرنا چاہیں  
قدیمتر۔

(باتیں۔ چہ میگر دیوان)

اگر کسی صاحب نے ان مراہدوں پر بجٹ کرنی ہے تو صحیح ہے دگر نہ چاہیں، اب نہیں  
ہو سکتی ہیں۔

(اسی دران خان محمود خان اچکزی اور صابر علی بیچ پر۔ کھڑے ہوئے اور پھر فرمائے گئے)

مسرط پیکاپسکر - محمود صاحب آپ تشریف رکھتے۔ اگر آپ کو دنیوں والی وفات  
کرتا چاہتے ہیں تو باہر کر سکتے ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں مولوی صاحب کو متوجہ دیا جائے گا۔  
(باتیں۔ چہ میگر دیوان)

چونکہ۔ مجبوی سر مائی کے اخراجات برکوئ صاحب بجٹ ہیں کہ ناجاہم۔ اسلئے اجلاس  
کی کارروائی کل صحیح انجئے تک متوجی کی جاتی ہے۔

اجلاس کی کارروائی ایک بکر دس منٹ بعد دوپہر پنجشنبہ ۲۰ جون سال ۱۹۴۸ء میں صحیح تک  
لے سکتو ہیں گئی۔